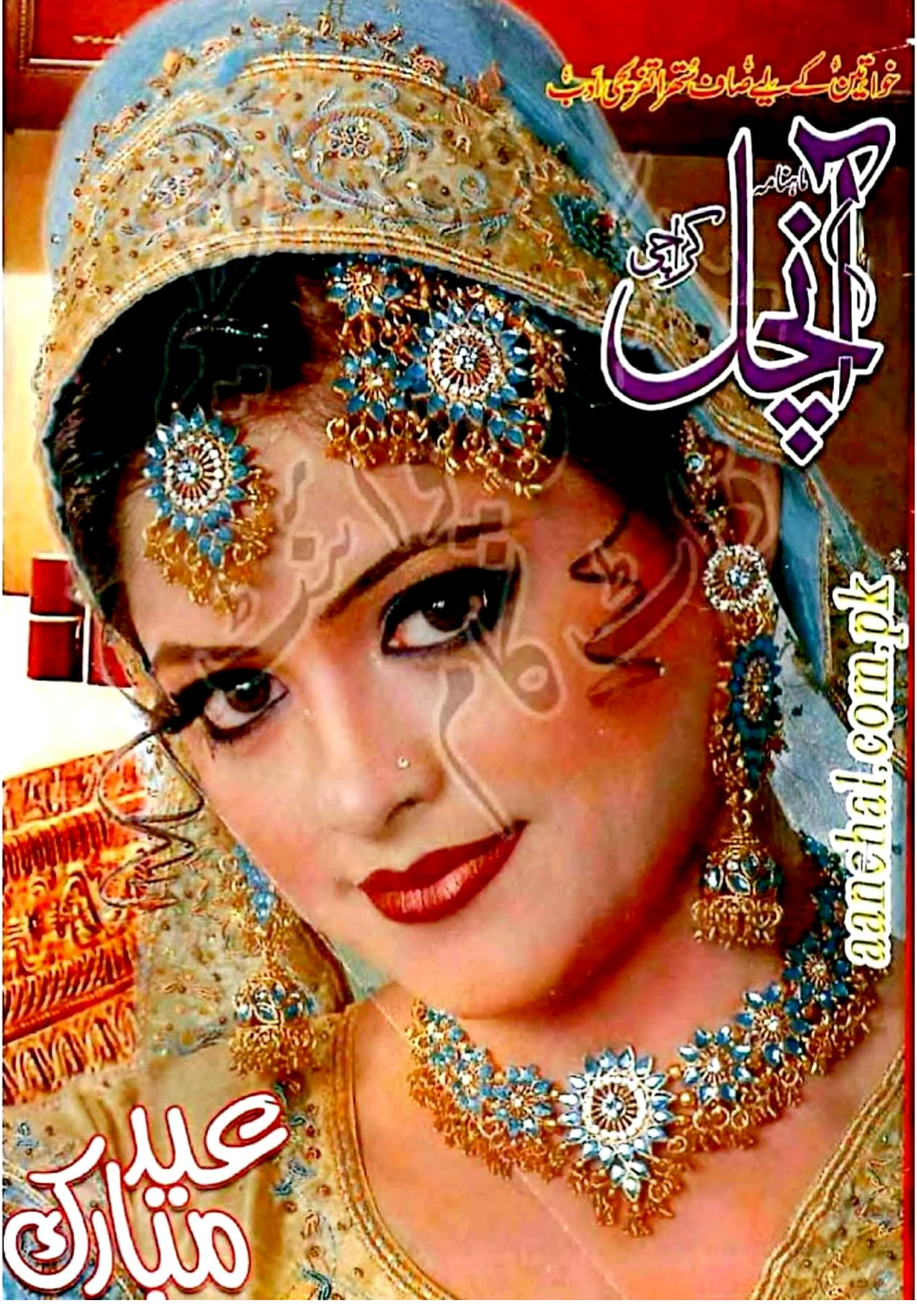

Scanned with CamScanner

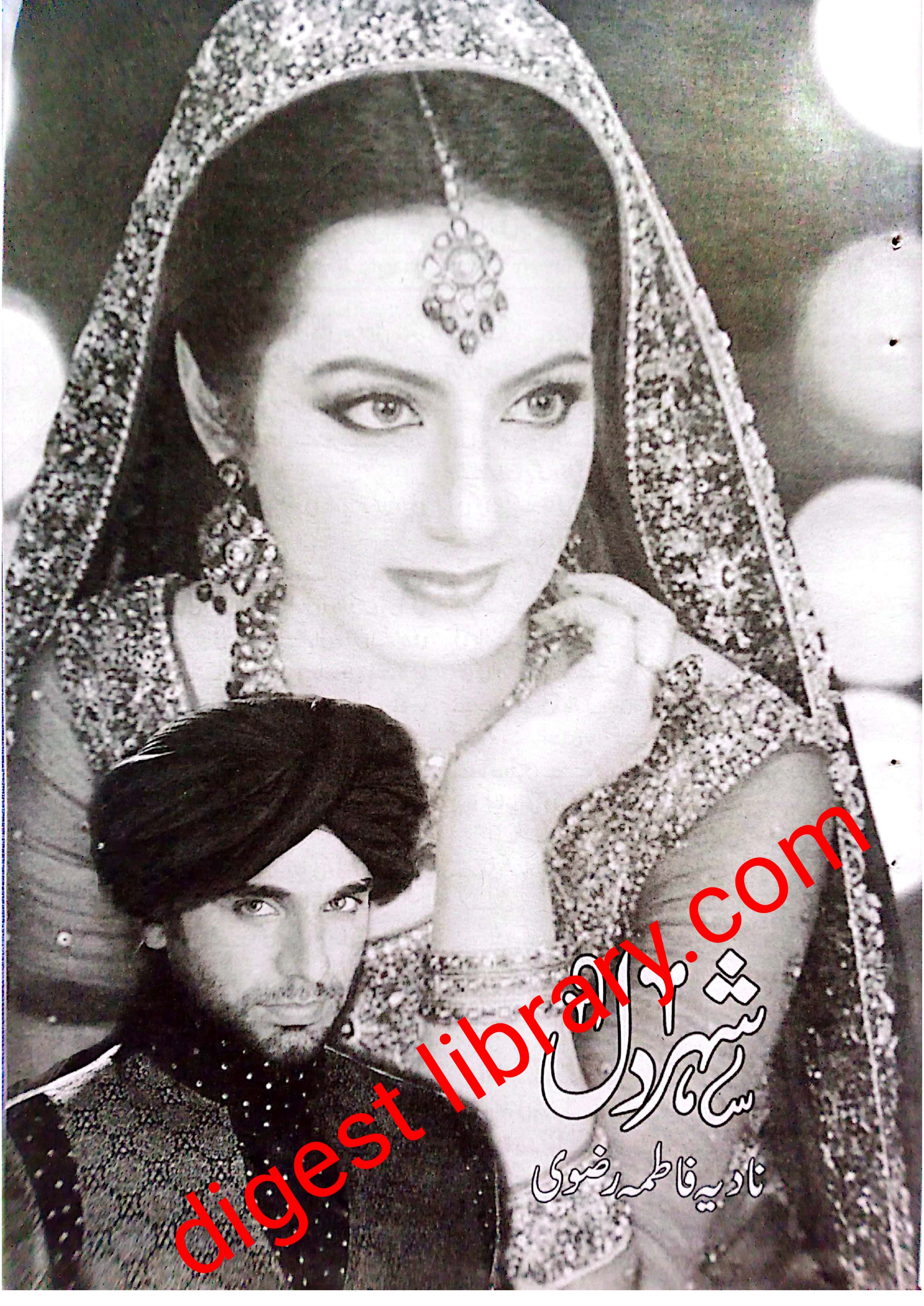

digest library.com

Scanned with CamScanner

عید سعید عید سعید عید سعید عید سعید عید سعید عید سعید عید سعید عید سعید

کانچ کو خالص ہیرا سمجھے' ساری بھول ہماری تھی
اک صحرا کو دریا سمجھے' ساری بھول ہماری تھی
کتنی خوش فہمی تھی ہم کو' ان کی نہ کو ہاں گردانا
وہ کیا بولے ہم کیا سمجھے' ساری بھول ہماری تھی

"مجھے زندگی کا کوئی رنگ وحسن' کوئی دلکشی ورعنائی متاثر نہیں کرسکتی' کوئی خوشبو ومہک اپنے طلسم میں جکڑ نہیں سکتی۔ کوئی خواب واحساس بے خود نہیں کرسکتا اور کوئی کیف وسرور مدہوش نہیں کرسکتا کیونکہ اس دنیا کی کوئی شے میرے لیے نئی اور اجنبی نہیں ہے۔"

وہ جو کوئی بھی تھا اپنی اس انوکھی گفتگو کی بناء پر شہرین کو اپنی طرف متوجہ کرگیا تھا۔

"اچھا...... اور عورت ذات کے بارے میں آپ کے کیا خیالات ہیں؟" انتہائی دلکش اور شوخ نسوانی آواز جس میں ہنسی کا عنصر نمایاں تھا شہرین کی سماعت سے ٹکرائی تو اس نے پوری توجہ سے کان اس جانب لگا دیئے کہ موصوف اس بات کا کیا جواب دیتے ہیں۔ ابتدا میں مقابل نے اس سوال پر ہلکا سا قہقہہ لگایا پھر اپنے سابقہ انداز میں گویا ہوا۔

"میں نے آپ سے کہا نا کہ دنیا کی کوئی چیز میرے لیے نئی اور پرکشش نہیں اور عورت کا شمار بھی دنیا کی چیزوں میں شامل ہوتا ہے۔"

"اوہ رئیلی اس کا مطلب ہے کہ دنیا کی کوئی عورت آپ کو اٹریکٹ نہیں کرسکتی؟" وہ نجانے کیا جاننا چاہ رہی تھی۔

"مس سونیا جمال! عورت کبھی میری کمزوری نہیں رہی اور نہ ہی مجھے اس مخلوق سے کوئی دلچسپی ہے۔" مقابل کی اس بات پر شہرین کا بے اختیار دل چاہا کہ اس شخص کو دیکھے جس کے خیالات عام مردوں سے کس قدر مختلف ہیں۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کو متاثر کرنا میرے لیے ناممکن ہے؟" نسوانی آواز میں زعم اور اٹھلاہٹ تھی۔

"آپ کوشش کرکے دیکھ لیں۔" مقابل بے پروا انداز میں [illegible] تو انتہائی حسین قہقہہ فضا میں بلند ہوا اور یہاں شہرین کا تجسس کے مارے برا حال ہوگیا وہ اپنی سیٹ سے اٹھی اور ابھی قدم بڑھانا ہی چاہتی تھی کہ اچانک ماریہ نمودار ہوگئی۔

"اف شہرین تم یہاں بیٹھی ہو میں پورا پول سائیڈ ڈھونڈ آئی ہوں۔" شہر کے معروف ہوٹل کے پول سائیڈ پر اس وقت پارٹی پورے عروج پر تھی وہ اپنی ماموں زاد بہن ماریہ کے ہمراہ یہاں آئی تھی جو ایک مقامی میگزین کے لیے کام کرتی تھی اور اپنے آفس کے کام سے وہ اس پارٹی میں آئی تھی مگر شہرین بھی اس کے ساتھ جانے کو مصر ہوگئی' یہاں آ کر ماریہ تو اپنے کام میں مصروف ہوگئی جبکہ شہرین یہاں وہاں لوگوں کو دیکھ کر اور ماحول کی سجاوٹ سے لطف اندوز ہوتی رہی مگر تھوڑی دیر بعد ہی وہ اکتا گئی تھی اور نسبتاً تنہا گوشے میں جا کر بیٹھ گئی جب ہی ایک سائیڈ سے اسے باتوں کی آوازیں سنائی دیں اور جب اس نے گفتگو پر غور کیا تو بے ساختہ ان دو اجنبیوں کی باتیں وہ پورے دھیان کے ساتھ دلچسپی سے سننے گئی' وہ ان دونوں خاص طور پر اس مرد کا چہرہ دیکھنا چاہتی تھی کہ عین وقت پر ماریہ وارد ہوگئی۔

"ایک منٹ ٹھہرو ماریہ میں کچھ دیکھ کر آتی ہوں۔" وہ جلدی سے بولی مگر ماریہ اس سے زیادہ تیزی سے بولتی اس کا ہاتھ کھینچ کر لے گئی۔

"امی کے دس فون آچکے ہیں' وہ بہت پریشان ہورہی ہیں' اتنی رات جو ہوگئی ہے۔" جبکہ شہرین ارے ارے کرتی رہ گئی مگر ماریہ نے اسے گاڑی میں دھکیل کر ہی سکون لیا۔

......☆☆☆......

وہ شاور لے کر نکلی تو شہرین کو کسی گہری سوچ میں مستغرق پایا۔ "او اللہ کی بندی اب چھوڑ دو اس ان دیکھے شخص کے بارے میں سوچنا ورنہ تمہارے یہ کالے خوبصورت بال یقیناً سفید ہوجائیں گے۔"

digestlibrary.com

Scanned with CamScanner

digest library.com

"ماریہ تم سے بہت بری ہو تم' کیا تھا جو میں ایک منٹ رک کر اس بندے کو دیکھ لیتی۔" شہزین اپنے دھیان سے چونک کر تکیہ زور سے بستر پر پٹختے ہوئے بولی۔

"مجھے اگر معلوم ہوتا کہ تم اس شخص کو اس قدر ڈوب کر سوچو گی تو ضرور اس کا درشن کرنے دیتی' اتنا اگر ملک کے لیے سوچو تو یقیناً تم دوسرا پاکستان ضرور بنالو گی۔" ماریہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھی تیزی سے اپنے گیلے بالوں پر کنگھا چلاتے ہوئے آئینے میں شہزین کے ابھرتے عکس کو دیکھ کر بولی۔

"ویسے ماریہ وہ تھا بہت منفرد بندہ۔" شہزین نے ایک گہری سانس بھری۔

"تم اس سے کچھ زیادہ ہی متاثر نہیں ہوگئی؟" ماریہ رخ شہزین کی جانب موڑتے ہوئے تادیبی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"ماریہ بی بی وہ شخص میرے حواسوں پر اس لیے سوار ہے کہ تم نے مجھے اسے دیکھنے نہیں دیا۔" شہزین چڑ کر بولی۔

"اچھا اب پلیز مٹی ڈالو اس شخص پر اور یہ بتاؤ پھپو کا فون آیا تھا۔" ماریہ نے سہولت سے استفسار کیا۔

"ہاں رات آیا تھا' اللہ کا شکر ہے کہ وہ وہاں خیریت سے ہیں۔"

"بس وہ خیریت وعافیت سے عمرے کی ادائیگی کرلیں۔"

"آمین۔" ماریہ کی بات پر شہزین نے صدق دل سے کہا۔

......☆☆☆......

مشہور و معروف بزنس ٹائیکون تیمور حیات کا انٹرویو لے کر وہ اس کے شاندار سے آفس سے باہر آئی تو ذہن عجیب سے بوجھل پن کا شکار تھا' انٹرویو کے دوران بہت سی جگہ پر اس نے ماریہ آفندی کو کافی حیران کیا تھا' انوکھی سی شخصیت کا حامل تیمور حیات انتہائی ڈیشنگ...... ذہین...... حاضر جواب مگر عام انسان سے ہٹ کر سوچ رکھنے والا کافی منفرد شخص تھا' ماریہ کے ساتھ وہ کافی عزت اور احترام سے پیش آیا تھا مگر اس کے باوجود وہ اپنی گفتگو سے اسے بہت انوکھا اور عجیب سا لگا تھا۔ وہ آفس سے گھر آئی تو شہزین کو امی کے پاس بیٹھے پایا۔

"امی آپ ماریہ کی شادی کے بارے میں سوچیے اس سال یہ پورے چوبیس سال کی ہوجائے گی۔" شہزین اسے آتا دیکھ کر جان بوجھ کر زور سے بولی وہ جانتی تھی کہ ماریہ اس بات سے یکدم چڑ جائے گی اور ہوا بھی یہی۔

"غالباً تم بھی اس سال چوبیس برس کی ہونے والی ہو' بلکہ چار مہینے تو مجھ سے بڑی ہو اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔" ماریہ کلس کر بولی۔

"ارے میں تو کہہ کہہ کر تھک گئی ہوں مگر اس سرپھری کو کون سمجھائے بس اسے تو کام کرنے کا بھوت سوار ہے' یہ لڑکوں کی طرح ڈولا ڈولا پھرنا مجھے سخت ناپسند ہے۔ ارے عورت کی تخلیق کا مقصد ہی گھر داری ہے۔ اور ایک اچھی نسل پروان چڑھانا ہے تب ہی تو اللہ نے عورت کے قدموں تلے جنت رکھی ہے مگر یہ بات اس پڑھی لکھی کو سمجھ نہیں آتی۔" سیب اور چھری پلیٹ پر پٹخ کر امی انتہائی ناراضی سے بولیں تو ماریہ نے شہزین کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔ شہزین نے امی کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔

"رضیہ میرے لیے ایک کپ چائے تو بنادو۔" ماریہ وہیں سے آواز لگا کر بولی۔

"میں بنا دیتی ہوں چائے۔" شہزین شرارت آمیز لہجے میں بولتی چیئر سے اٹھی۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے میرے لیے چائے بنانے کی۔" ماریہ کاٹ کھانے والے انداز میں بولتی اپنے کمرے میں چلی آئی جبکہ شہزین مسکراتے ہوئے چائے بنانے کی غرض سے کچن میں آ گئی۔

......☆☆☆......

موبائل آف کرکے اس نے بوجھل دل کے ساتھ اسے بستر پر دھرا تو لیپ ٹاپ پر کام کرتی ماریہ نے اسے اسکرین پر سے نظریں ہٹا کر بغور دیکھا وہ سمجھ گئی کہ حوریہ آپی نے یقیناً پھر کوئی ایسی بات کہہ دی ہے جس سے شہزین کے حساس دل کو ٹھیس پہنچی ہے۔

"تم حوریہ آپی کی باتوں کو اتنا سیریس کیوں لیتی ہو یار' ان کا شروع سے ہی ایسا مزاج رہا ہے صرف اپنی ذات اپنے مفاد کے بارے میں سوچنا' دنیا میں ایسے لوگوں کی بھرمار ہے تم سوچ سوچ کر کیوں اپنا دل جلاتی ہو۔" ماریہ نے ہلکے پھلکے انداز میں کہہ کر بات اڑانی چاہی۔

"ماریہ حوریہ آپی میری سگی بہن ہیں' باقی سارے لوگوں کی مجھے پروا نہیں۔ مگر حوریہ آپی سے خون کا رشتہ ہے ان کی ایسی خود غرضی اور مفاد پرستی کی باتیں مجھے تکلیف دیتی ہیں۔" شہزین

Scanned with CamScanner

digest library.com

دکھی انداز میں بولی تو ماریہ لیپ ٹاپ بند کرکے ایک گہری سانس بھرتے ہوئے بستر پر اس کے قریب بیٹھتے ہوئے پیار سے بولی۔

"تم ان کی باتیں کیوں دل سے لگا رہی ہو۔ دعا کرو کہ اللہ حوریہ آپی کو ہدایت دے اور وہ اپنے علاوہ کسی دوسرے کے بارے میں بھی خلوص سے سوچیں۔"

"اونہہ جب انسان خود جان بوجھ کر اللہ کی ہدایت سے دور جانا چاہے اس کے راستے سے بھٹکنا چاہے پھر......؟" وہ تلخی سے گویا ہوئی۔

"افوہ شہرین اب زیادہ قنوطی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ چلو شاپنگ پر چلتے ہیں اس دن تمہیں شاپنگ پر نہ لے جانے پر تم نے کیسے مجھ سے بدلہ لیا تھا امی سے میری شادی کا تذکرہ کرکے۔" آخر میں ماریہ مصنوعی ناراضی سے بولی تو یکدم شہرین کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

"تو اور پھر میں کیا کرتی کتنا اچھا پروگرام بنایا تھا ہم نے کہ پہلے شاپنگ کریں گے پھر چاٹ اور گول گپے کھائیں گے گھر آ کر ایک اچھی سی فلم دیکھیں گے مگر تم نے آفس جا کر سب پر پانی پھیر دیا۔"

"میں بھی کیا کرتی آفس سے ایمرجنسی کال آ گئی تھی۔ وہ تیمور حیات کسی طور ہمارے ہاتھ نہیں آ رہا تھا' اچانک اس نے اپنے آفس انٹرویو کے لیے بلا لیا تو میں دوڑی دوڑی وہاں پہنچ گئی' جانتی ہو وہ کسی بھی میگزین اور اخبار کو انٹرویو دینے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔" ماریہ اسے تفصیل بتاتے ہوئے بولی تو شہرین نے جلدی سے کہا۔

"اچھا چھوڑو ان باتوں کو اور فوراً چلنے کی تیاری کرو ایسا نہ ہو کہ پھر تمہارے آفس سے کوئی ایمرجنسی کال آ جائے۔"

"ہاں بھئی جلدی کرو۔" یہ کہہ کر ماریہ وارڈ روب کی جانب بڑھ گئی۔

شہر کے انتہائی پوش مال میں وہ ونڈو شاپنگ کے لیے آ گئی۔

"ہائے ماریہ کتنا خوبصورت شاپنگ مال ہے بالکل دبئی کی طرح۔" شہرین مال پر چہار سو نگاہیں ڈال کر اشتیاق آمیز لہجے میں بولی تو ماریہ نے زور سے اس کے بازو پر چٹکی کاٹی جس پر اس کے منہ سے بے ساختہ سسکی نکل گئی۔

"یہ پینڈوؤں والی حرکتیں بند کرو کسی دیہاتن کی طرح کیا تم منہ کھولے اور آنکھیں پھاڑ کر خوش ہو رہی ہو ذرا ڈیسنٹ بنو سمجھی۔" اطراف میں لوگوں کی موجودگی کے خیال سے ماریہ شہرین کے کان میں گھس کر دانت پیس کر بولی تو شہرین خود کو جلدی سے کمپوز کرنے لگی۔ مال میں گھومتے گھومتے شہرین ایک فلاور شاپ میں داخل ہو گئی۔ پھولوں کی دلفریب خوشبو سے پوری دکان مہک رہی تھی۔ شہرین نے بڑے اشتیاق سے گلدستے پر لگے پرائز ٹیگ کو دیکھا تو اگلے ہی لمحے اسے زور کا جھٹکا آ گیا۔

"اف اتنا مہنگا بوکے۔" وہ بے اختیار قدرے اونچی آواز میں بول گئی جس پر کاؤنٹر پر کھڑے ایک شخص نے رخ موڑ کر اسے دیکھا جبکہ اس کے برابر میں ماریہ کھڑی کان میں گھسی یقیناً اسے سخت سست سنا رہی تھی۔ اور وہ لڑکی برے برے منہ بنانے لگی تھی۔

"کیا یہ پھول سونے چاندی کے ہیں جو اس قدر قیمتی ہیں۔" اب کی بار لڑکی کی آواز ہلکی تھی مگر تیمور حیات کی حساس سماعت میں بخوبی پہنچ چکی تھی وہ سر جھٹک کر پے منٹ کرنے لگا پھر بوکے اٹھا کر جونہی جانے کے لیے پلٹا یکدم ماریہ کی نظر اس پر پڑی وہ بے ساختہ اسے مخاطب کر بیٹھی۔

"السلام علیکم سر! آپ خیریت سے ہیں۔"

"یس آئی ایم فائن۔" مجبوراً تیمور حیات کو جواب دینا پڑا جبکہ شہرین بھی پوری طرح تیمور حیات کی جانب متوجہ ہو چکی تھی اس پل ماریہ کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا کہ تیمور سے کیا بات کرے' تو شہرین کا اس سے تعارف کروا بیٹھی جو شاید اس کی زندگی کی سب سے بڑی حماقت تھی۔

"سر یہ میری کزن شہرین احمد ہیں اور شہرین یہ بزنس ٹائیکون تیمور حیات ہیں۔"

"اوہ تو یہ ہیں وہ جن کا انٹرویو لینے تم بھاگی بھاگی گئی تھیں' میں تو سمجھی تھی کہ تیمور حیات کافی بوڑھے سے ہوں گے کیونکہ بزنس ٹائیکون تو زیادہ تر اولڈ ایج......" ماریہ نے زور سے اس کا ہاتھ دبا کر اسے خاموش کروایا تھا۔

"سر اسی ویک میں آپ کا انٹرویو پبلش ہو جائے گا۔" ماریہ خوشگواری سے بولی۔

"اوکے ناؤ ایکسکیوزمی مجھے ذرا جلدی ہے۔" بلیک ڈریس پینٹ پر گیرے کلر کی شرٹ پر بلیک ہی واسکٹ پہنے آنکھوں میں فرم لیس آئی گلاس لگائے وہ انتہائی ڈیسنٹ لگ رہا تھا'

digest library.com

تیمور حیات کا یہ جملہ سن کر اچانک شہزین کے ذہن میں جھماکا ہوا یہ آواز یہ لہجہ اس نے کہیں سنا تھا۔

"سر لگتا ہے آپ کو گلاب بہت پسند ہیں؟" شہزین محض اس کی ایک بار پھر آواز سننے کی خاطر استفسار کر بیٹھی جس کے جواب پر تیمور حیات کے خوب صورت چہرے پر ناگواری کے رنگ تیزی سے بکھرتے چلے گئے۔

"مس میں اجنبیوں کو اتنا پرسنل ہونے کی اجازت بالکل نہیں دیتا۔" وہ انتہائی رکھائی سے بولا جبکہ شہزین اپنی جگہ اسپرنگ کی مانند اچھلی شک وشبہ کی اب کوئی گنجائش نہیں رہی تھی وہ یہ آواز اور لہجہ اچھی طرح سے پہچان گئی تھی۔

"ماریہ! یہ...... یہ وہی موصوف ہیں جو اس رات پارٹی میں...... آہ......" انتہائی جوش وجذبات میں شہزین ماریہ کو بتانے لگی مگر اگلے ہی لمحے ماریہ نے اپنے ناخن اس کے بازو میں پوری طرح گاڑھ دیئے تھے۔

"ایم سوری سر ہم نے آپ کا وقت لیا۔" ماریہ خوش اخلاقی سے بولی تو تیمور حیات شہزین پر ایک نگاہ غلط ڈالتا ان کے پہلو سے بنا کوئی جواب دیئے نکلتا چلا گیا جبکہ اس کے جانے کے بعد ماریہ نے حقیقی معنوں میں اپنا سر پیٹ ڈالا اور شہزین کو دکان سے باہر لا کر اس پر برس پڑی۔

"کہیں سے بھی نہیں لگتا کہ تم کامرس گریجویٹ ہو اس وقت تم نے تیمور حیات کے سامنے جو حرکتیں کی ہیں وہ ہماری ملازمہ رضیہ کی بیٹی بھی نہیں کرتی۔"

"ماریہ یہ شخص وہی تھا جو اس رات پارٹی میں ایک لڑکی سے کہہ رہا تھا کہ دنیا کی کوئی شے مجھے متاثر نہیں کرتی عورت ذات سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔" شہزین ماریہ کی لن ترانیوں کو نظر انداز کرکے بڑی خوشی سے بولی اس شخص کو دیکھنے کی اسے بڑی آرزو تھی جو اسے کبھی پوری ہوتی نظر نہیں آ رہی تھی مگر آج اچانک جب وہ شخص اس کے سامنے آیا تو وہ بے پناہ ایکسائیٹڈ ہوگئی۔

"تمہارا کچھ نہیں ہوسکتا شہزین بی بی...... یہ میری زندگی کی سب سے بڑی بھول تھی جو میں تمہیں یہاں لے آئی۔" ماریہ تاسف سے بولی۔

"افسوس بعد میں کرلینا اب چلیں یہاں سے۔" شہزین بڑی خوشگواری سے بولی ماریہ کی باتوں کا اس پر مطلق اثر نہیں ہوا تھا ماریہ نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔

"ہاں چلو!" شہزین کو اس پل زور کی ہنسی آئی مگر فی الفور دبا گئی ورنہ ماریہ اشتعال میں آ کر اس کا گلا ہی دبا ڈالتی۔

☆☆☆

ماریہ کو آج کچھ لوگ دیکھنے آ رہے تھے اور وہ صبح سے ہی منہ پھلائے پھر رہی تھی۔ مامی نے آج زبردستی اس کے آفس کی بھی چھٹی کرادی تھی۔ ماریہ پر فی الحال اپنا کیریئر بنانے کا بھوت سوار تھا وہ شادی کے جھنجٹ میں نہیں پڑنا چاہتی تھی جبکہ مامی چاہتی تھیں کہ وہ جلد از جلد بیٹی کے فرض سے سبکدوش ہوجائیں ان کے دو ہی بچے تھے بیٹا ابراہیم جو کینیڈا میں اپنی بیوی کے ساتھ سیٹل تھا اور بیٹی ماریہ جس نے حال ہی میں جرنلزم کی ڈگری حاصل کرکے ایک میگزین جوائن کرلیا تھا۔ ابراہیم کی بیوی اس کی خالہ زاد تھی اور ایک اچھی شریک سفر ثابت ہوئی تھی۔ مامی اپنے بیٹے کی ازدواجی زندگی سے بہت مطمئن تھیں وہ چاہتی تھیں کہ ماریہ کو بھی کوئی قدردان مل جائے تاکہ وہ سکون سے باقی ماندہ زندگی اللہ اللہ کرسکیں۔

"ایسا کرو شہزین میری جگہ تم ان لوگوں کے سامنے چلی جاؤ اب اتنی بری بھی نہیں ہو یقیناً وہ تمہیں پسند کرلیں گے ویسے بھی تم کو تو بچپن سے ہی دلہن بننے کا شوق ہے۔" میگزین میں مگن ہاتھ میں سیب لیے جو کچھ توقف کے بعد وہ دانتوں سے کتر رہی تھی ماریہ کی بات پر سر اٹھا کر بولی۔

"تیمور حیات کو دیکھ کر فی الحال میں نے دلہن بننے کا پروگرام ملتوی کردیا ہے۔" وہ تقریباً پانچویں مرتبہ تیمور حیات کے انٹرویو کو پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ پڑھ رہی تھی جو کل ماریہ نے اسے لا کر دیا تھا۔

"اونہہ بلی کو خواب میں چھیچھڑے نظر آتے ہیں ارے یہ تو حسین سے حسین تر لڑکی کو گھاس نہیں ڈالتا تم کس کھیت کی مولی ہو بی بی۔" ماریہ دونوں ہاتھ اپنی کمر کے خم پر جما کر بولی تو شہزین منہ کھول کر زور سے ہنسنے لگی۔

"جیلس ہو رہی ہو مجھ سے۔" شہزین اسے سلگانے کی غرض سے بولی۔

"آہا...... موصوفہ تو ایسے اترا رہی ہیں جیسے تیمور حیات ان کی جھولی میں آن گرے ہوں۔" وہ تپ کر بولی۔

"ہائے ماریہ یہ تیمور حیات دنیا میں واحد ہی ہے اس جیسا دوسرا نہیں ہوسکتا۔" وہ اس کی تصویر دیکھ کر بولی۔

"شہزین خدا کے واسطے یہ تیمور نامہ بند کرو اور مجھے بتاؤ کہ

Scanned with CamScanner

digest library.com

اس سچویشن کو میں کس طرح ہینڈل کروں۔ ماریہ اس کے ہاتھ سے میگزین چھین کر انتہائی جھنجلا کر بولی تو شہزین سوچ میں پڑ گئی پھر بڑے جوش سے اچھل کر چٹکی بجا کر بولی۔

”ایسا کرو تم اپنی ایک آئی برو اڑا دو یقیناً مامی تمہیں ایسی حالت میں لڑکے والوں کے سامنے نہیں بھیجیں گی۔“

”شہزین میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی اگر ایسے مشورے تم نے میرے سامنے بیان کیے۔“ ماریہ کلس کر بولی پھر دونوں کی متفقہ رائے سے یہ طے پایا کہ مامی کو یہ بتایا جائے کہ ماریہ کا پیر جلدی میں چلتے ہوئے مڑ گیا ہے لہٰذا اب موچ آ گئی ہے شہزین نے اس کے پیر پر پٹی بھی باندھ دی تھی مامی نے جب ماریہ کو لنگڑا کر چلتے دیکھا تو بادل نخواستہ کوئی بہانہ کر کے انہیں فی الحال آنے سے منع کر دیا اور ماریہ نے سکون کا سانس لیا۔

......☆☆☆......

وہ کسی فائل کو چیک کر رہا تھا جب اس کی پرسنل سیکریٹری نے عاصم کمال کی آمد کا بتایا' اس کی پرمیشن دینے پر عاصم کمال اس وقت تیمور حیات کے مقابل بیٹھا ہوا تھا۔

”مسٹر عاصم کمال مارکیٹ میں جس طرح آپ کی کمپنی کے متعلق باتیں ہو رہی ہیں وہ کافی مایوس کن ہیں' ہماری کمپنی سوچ رہی ہے کہ ہم اپنے شیئرز آپ کی کمپنی سے نکال لیں اور کہیں اور انویسٹ کر دیں۔“ تیمور حیات انتہائی پروفیشنل انداز میں بولا تو کمرا یخ ٹھنڈا ہونے کے باوجود عاصم کمال کے ماتھے پر پسینہ آ گیا' جسے اس نے بڑی بے دردی سے رومال سے صاف کیا۔

”آئی ریکویسٹ مسٹر تیمور' ایسا پلیز مت کیجیے گا' ورنہ میں تو سڑک پر آ جاؤں گا اور ویسے بھی میں نے کافی مال Credit پر اٹھایا ہوا ہے۔“ عاصم کمال لجاجت آمیز لہجے میں گھگیا کر بولا تو تیمور حیات نے اپنا قیمتی پین فائل پر رکھا اور اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنساتے ہوئے بولا۔

”لک مسٹر عاصم کمال میں آپ کی خاطر اپنا نقصان تو نہیں کروں گا نا ہم بھی یہاں بزنس کرنے بیٹھے ہیں۔“

”اچھا آپ پلیز مجھے کچھ دنوں کی مہلت دیجیے مگر اس وقت اپنے شیئرز ہماری کمپنی سے مت نکالیے۔“ وہ منت آمیز لہجے میں بولا تو کچھ سوچ کر تیمور حیات گویا ہوا۔

”اوکے مسٹر عاصم آپ کا ہمارا ساتھ بہت پرانا ہے' اسی لہٰذا میں آپ کو مہلت دیتا ہوں۔“ یہ سن کر عاصم کمال کا چہرہ کمال اٹھا۔

”تھینکس آلاٹ مسٹر تیمور حیات آپ کا بہت بہت شکریہ۔“ یہ کہہ کر عاصم کمال اس سے مصافحہ کر کے چلا گیا جبکہ تیمور حیات ایک بار پھر فائل پر جھک گیا۔

......☆☆☆......

شہزین امی کے گلے لگ کر زار و قطار رو رہی تھی جو عمرے کی سعادت حاصل کر کے آج ہی یہاں پہنچی تھیں۔

”بس بھی کرو ملکہ جذبات تم تو ایسے بھوں بھوں کر کے رو رہی ہو جیسے ہم نے یہاں تم پر ظلم و تشدد کے پہاڑ توڑ رکھے تھے۔“ ماریہ شہزین کو پھپو سے الگ کرتے ہوئے شوخی سے بولی تو پھپو مسکرانے لگیں' پھر اچانک کچھ یاد آیا تو شہزین سے استفسار کیا۔

”تم نے ہمارے آنے کا حوریہ کو بتا دیا تھا۔“

”میں نے انہیں فون کیا تھا مگر انہوں نے ریسیو نہیں کیا پھر میں نے میسج کر دیا تھا۔“ شہزین آہستگی سے بولی اس پورے ماہ میں حوریہ نے شہزین کو ایک بار بھی فون نہیں کیا تھا شہزین کے والدین جب عمرہ کرنے جا رہے تھے تو اسے ماریہ کے گھر چھوڑ گئے تھے جو اس کے ماموں کی بیٹی تھی اور بہترین سہیلی بھی' شہزین کی صرف ایک بڑی بہن حوریہ تھی انتہائی خوبصورت اور دلکش سراپا کی مالک مگر شہزین سے یکسر مختلف۔ شہزین بھی بہت پرکشش اور پیاری تھی لیکن ظاہری حسن کے ساتھ ساتھ اس کا باطن بھی بہت شفاف و اجلا تھا جبکہ حوریہ ہمیشہ سے ہی حاسد طبیعت اور تنگ ذہنیت کی مالک تھی' اس کے خواب اپنی حیثیت سے کہیں اونچے تھے اور شکر خورے کو شکر مل بھی گئی تھی' اپنے حسن اور طرح دار ہونے کی بدولت اسے ایک امیر شوہر مل گیا تھا دونوں ہی میاں بیوی اسٹیٹس کونشس ہونے کے ساتھ ساتھ دولت کے پجاری بھی تھے' یہی وجہ تھی کہ حوریہ اپنے میکے والوں کو بھی منہ نہیں لگاتی تھی' یہاں تک کہ اپنی سگی چھوٹی بہن شہزین سے بھی اسے کوئی انسیت اور بہنوں والا لگاؤ نہیں تھا۔ وہ اپنی ہائی اسٹینڈرڈ لائف میں انتہائی مگن اور مصروف تھی۔ شہزین نے ایک بار جب فون کیا تھا تو اس وقت بھی اس نے انتہائی عجلت اور قدرے بے زاری سے بات کی تھی پھر شہزین کی دوبارہ فون کرنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔

”چلو کوئی بات نہیں جب اسے فرصت ملے گی تو آ کر مل لے گی۔“ بابا سہولت سے بولے تو امی خاموش ہو گئیں۔

digest library.com

"اچھا بھئی آپ لوگ فوراً ڈائننگ ٹیبل پر چلیے مجھے تو بہت بھوک لگ رہی ہے۔" فضا میں یکدم چھائے بوجھل پن کو دور کرنے کی غرض سے ماریہ جلدی سے بولی تو سب ڈائننگ ہال کی جانب چل دیئے۔

......☆☆☆......

عاصم کمال اوران کی وائف تیمور حیات کے آگے بچھے چلے جارہے تھے۔ جنہوں نے آج اسے بے حد اصرار کرکے ڈنر پر بلایا تھا۔

"پلیز مسز عاصم آپ اتنا تردد نہ کریں میں ڈنر اتنا ہیوی نہیں کرتا۔" مسز عاصم کو اپنی جانب ڈش بڑھاتے دیکھ کر وہ سنجیدگی سے انہیں ٹوک گیا۔

"تیمور صاحب ہمیں بہت خوشی ہو رہی ہے کہ آپ ہمارے گھر ڈنر پر تشریف لائے حالانکہ آپ کا شیڈول بہت ٹف ہوتا ہے۔" ڈیپ ریڈ کلر کے ٹاپ پر اسکن ٹائٹ بلیک جینز میں چہرے پر سوفٹ سا میک اپ کیے مسز عاصم بلا کی حسین لگ رہی تھیں۔ تیمور حیات نے ایک نگاہ اس کی جانب دیکھا پھر نیپکن سے ہاتھ صاف کرنے لگا گویا یہ اس بات کا اعلان تھا کہ وہ کھانا کھا چکا ہے۔ کھانے سے فارغ ہوکر عاصم کمال تیمور حیات کو ڈرائینگ روم میں لے آیا تھا۔

"مسٹر عاصم! میرا وقت بہت قیمتی ہے اب وہ بات کرلی جائے جس کی وجہ سے آپ نے مجھے انوائیٹ کیا تھا۔" تیمور حیات کی صاف گوئی پر دونوں میاں بیوی اپنی جگہ خفیف سے ہوگئے۔ پھر عاصم کمال گلا کھنکھار کر بولنا شروع ہوا۔

"دراصل تیمور صاحب آپ کے شیئرز ہماری کمپنی کے لیے بے حد قیمتی ہیں اگر آپ نے وہ نکال لیے تو ہم کہیں کے نہیں رہیں گے اس صورت میں ہم آپ کو شیئرز کے بدلے ہر طرح کی قیمت دینے کو تیار ہیں۔"

"میں سمجھا نہیں مسٹر عاصم! آپ مجھے کس قسم کی قیمت دینا چاہتے ہیں۔" وہ سہولت سے گویا ہوا۔

"تیمور صاحب میری ایک چھوٹی بہن ہے خوبصورت اور پرکشش، اگر آپ اس سے شادی کرلیں تو......" اتنا کہہ کر مسز عاصم قصداً جملہ ادھورہ چھوڑ گئیں تو تیمور حیات سیدھا بیٹھتے ہوئے طنزاً بولا۔

"آپ تو مجھے اپنی بہن کا رشتہ ایسے دے رہی ہیں جیسے میں کوئی سڑک چھاپ لڑکا ہوں، اور آپ کی بہن کے عشق میں دیوانہ ہوا جارہا ہوں۔"

"نو مسٹر تیمور آپ بالکل غلط سمجھ رہے ہیں۔" مسز عاصم جلدی سے بولیں۔

"دیکھیے مسز عاصم! مجھے آپ کی بہن میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اور پھر کسی ایک چیز پر اکتفا کرنا میری فطرت میں نہیں ہے بہت جلد میرا دل بھر جاتا ہے اور اپنی لائف میں شادی کی پلاننگ میں نے دور دور تک نہیں کی۔" وہ انتہائی رکھائی سے گویا ہوا۔

"میں آپ کی نیچر سے واقف ہوں مسٹر تیمور...... مگر ایک بار آپ میری سسٹر ان لاء کو دیکھ تو لیں...... اور اگر آپ چاہیں تو یہ شادی خفیہ طریقے سے بھی ہوسکتی ہے۔ میں آپ کو گارنٹی دیتا ہوں کہ دنیا والوں کو اس شادی کی کانوں کان خبر نہیں ہوگی۔" آخر میں عاصم کمال انتہائی پراسرار انداز میں مسکراتے ہوئے بولا تو جواباً تیمور حیات نے اسے کافی گہری نگاہوں سے دیکھا وہ اس کی بات کو بخوبی سمجھ گیا تھا۔

"میرے گھر والوں کو اس خفیہ شادی پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا...... آپ پلیز ایک بار یہ تصویر دیکھ لیجیے۔" مسز عاصم بولتی ہوئی انتہائی سرعت سے صوفے سے اٹھ کر اس کے قریب آئیں اور اپنا آئی فون تیمور حیات کو تھما دیا۔ اس نے نا چاہتے ہوئے بھی فون ہاتھ میں لے کر تصویر پر نگاہ ڈالی تو چونک گیا۔

"ہوں تو آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں اس لڑکی سے خفیہ شادی کرکے اپنے شیئرز آپ کی کمپنی سے نہ نکالوں، بلکہ ان سے دست بردار بھی ہوجاؤں۔" تیمور حیات موبائل سینٹر ٹیبل پر دھرتے ہوئے ایک ہنکارہ بھر کر بولا، دونوں میاں بیوی اس کی ذہانت پر عش عش کر اٹھے۔

"اس کے علاوہ اور کیا چاہتے ہیں آپ؟" وہ جیب سے امپورٹڈ سگار کا ڈبہ نکال کر ایک سگار اس میں سے نکال کر لائٹر سے جلاتے ہوئے بولا۔

"زیادہ نہیں مسٹر تیمور...... اگر آپ کی اسلام آباد والی برانچ کے پچاس فیصد شیئرز بھی میری کمپنی کے نام ہوجائیں تو......" عاصم کمال انتہائی لالچ بھرے لہجے میں بولا مگر اس کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی تیمور حیات "اوکے ڈن" کہہ کر اٹھ گیا۔ جبکہ دونوں میاں بیوی بے تحاشا خوش ہوگئے۔

......☆☆☆......

حوریہ آج صبح سے ہی گھر آئی ہوئی تھی اور تو اور شہزین سے

digest library.com

بھی بہت اپنائیت سے ملی تھی آئی بابا بھی حوریہ کو دیکھ کر بہت خوش ہو رہے تھے۔ شہزین کچن میں حوریہ کی پسند کی ڈشز تیار کر رہی تھی جب ہی خوشبوئیں بکھیرتی حوریہ وہاں چلی آئی۔

"ارے حوریہ آپی آپ یہاں اتنی گرمی میں کیوں آ گئیں وہیں کمرے میں بیٹھیے نا۔" شہزین اسے دیکھ کر خلوص سے بولی۔

"تم سے باتیں کرنے کا دل چاہ رہا تھا تو میں یہاں چلی آئی۔" وہ وہیں کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔ پھر گویا ہوئی۔

"شہزین تم فیشل نہیں لیتیں اور دیکھو تمہارے بال بھی کتنے بے جان ہو رہے ہیں' آئل ٹریٹ منٹ کیوں نہیں کرواتیں۔"

"آپی مجھے ان چیزوں کا بالکل شوق نہیں ہے اور نہ کبھی ضرورت محسوس ہوئی۔" چولھے کی آنچ سے اس کا دہکتا سرخ چہرہ بلاشبہ ان لوازمات کا محتاج نہیں تھا۔ قدرتی طور پر ہی اس کی اسکن بے حد شفاف تھی۔

"تم تو پاگل ہو ارے تمہاری عمر کی لڑکیوں کو تو خود کو سنوارنے کا کریز ہوتا ہے' تم میرے ساتھ چلنا میں اپنی بیوٹیشن سے تمہاری گرومنگ کروا دوں گی۔" حوریہ بے پروا انداز میں بولتی اپنی انگلی میں پڑی ڈائمنڈ رنگ سے کھیلتی رہی۔ شہزین کا دل چاہا کہ حوریہ کو منع کردے مگر پھر یہ سوچ کر خاموش رہی کہ اتنے دنوں کے بعد تو آپی یہاں آئی ہیں کہیں ناراض نہ ہو جائیں پھر وہ جلدی جلدی ہاتھ چلانے لگی تاکہ حوریہ کو یہاں سے اٹھا کر کمرے میں لے جائے جو اس سے باتیں کرنے کی غرض سے یہاں آ گئی تھی۔

حوریہ بصد اصرار اسے کچھ دن کے لیے اپنے گھر لے آئی اور یہ بات شہزین کے لیے کافی حیران کن تھی۔ شادی کے بعد حوریہ کے اندر واضح تبدیلی آئی تھی خود پسندی اور خود غرضی تو وہ شروع سے تھی مگر امیر گھرانے میں شادی کے بعد اس کی گردن تکبر اور تفاخر سے کافی اکڑ گئی تھی۔ شادی کے چھ سال بعد یہ پہلا موقع تھا جب وہ اپنی چھوٹی بہن کو اپنے گھر لائی تھی۔ ڈنر پر عاصم بھی شہزین سے انتہائی پرتپاک انداز میں ملے تھے۔ اور یہ بات شہزین کے لیے حیرت در حیرت تھی ورنہ وہ تو سلام کا جواب بھی محض سر ہلا کر دیا کرتے تھے اور اکثر اوقات اس کی بھی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے۔ حوریہ کا گھر کیا انتہائی شاندار تھا ساس سسر تو حیات تھے نہیں باقی اور بہن بھائی الگ الگ ٹھکانوں میں رہتے تھے۔ اگلے دن حوریہ اسے اپنی بیوٹیشن کے پاس لے آئی اور شہزین لحاظ و مروت میں اس کی ہر بات مانتی گئی واپسی پر شہزین کے نہ نہ کرنے کے باوجود اس نے بے حد خوبصورت اور قیمتی ڈریس اسے دلوایا اور سختی سے تاکید کی کل شام ہونے والی پارٹی میں لازماً یہ ڈریس پہننا ہے۔ شہزین تو جیسے بے بس سی ہو گئی اور جب پارٹی کا وقت آن پہنچا تو حوریہ نے خود اپنے ہاتھوں سے اسے نک سک سے تیار کیا۔ ڈارک ریڈ کلر کی لونگ شرٹ میں بلیک چوڑی دار پاجامے کے ساتھ ریڈ اور بلیک کنٹراسٹ کے بڑے سے دوپٹے جس میں ریڈ موتیوں کا انتہائی نفیس سا کام کیا گیا تھا اسی طرح قمیص بھی موتیوں سے مزین تھی۔ حوریہ نے بلیک اسٹون کا نازک سا سیٹ اسے پہنایا تو شہزین خود کو آئینے میں دیکھ کر حیران رہ گئی خوبصورت میک اپ اور بالوں کے دلکش ہیئر اسٹائل کے ساتھ ان تمام لوازمات میں وہ آسمان کی کوئی حور لگ رہی تھی۔

"حوریا آپی میری تیاری تو بہت اوور لگ رہی ہے ایسا لگ رہا ہے کہ میں اس پارٹی کی مہمان خصوصی ہوں۔" شہزین اپنی تیاری پر تنقیدی نگاہ ڈال کر کافی نروس ہو کر بولی۔

"ارے میری جان تم تو ہو ہی آج کی محفل کی چیف گیسٹ۔" حوریہ بڑے پیار سے اس کا گال کھینچتے ہوئے بولی۔

"مگر یہ پارٹی عاصم بھائی کے بزنس کے حوالے سے ہے' اور میں وہاں اتنی بن سنور کر جا رہی ہوں۔" شہزین اپنی انگلیاں چٹخاتے ہوئے الجھ کر بولی۔

"اچھا اب زیادہ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے' تم لان میں جاؤ میں ذرا انتظامات دیکھ کر آتی ہوں۔" حوریہ حکمیہ انداز میں کہہ کر کمرے سے نکل گئی تو ناچار شہزین نے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھا دیئے۔

یہ پارٹی لگ بھگ بالکل اسی طرح کی تھی جس پارٹی میں وہ ماریہ کے ساتھ گئی تھی۔ حوریہ کی بے باک ڈریسنگ دیکھ کر شہزین کو خاصا دکھ ہوا اپر کلاس کے تمام اطوار اس نے بڑی خوبی سے اپنا لیے تھے' مختلف مہمانوں کو اٹینڈ کرتی نقرئی قہقہے لگاتی حوریہ شادی سے پہلے والی حوریہ سے یکسر مختلف تھی۔ اچانک فضاء میں شور سا اٹھا تھا جیسے کسی خاص الخاص مہمان کی آمد ہوئی تھی۔

"یہ تو بہت اچھا ہو جائے گا کہ آج تیمور حیات سے ملاقات ہو جائے گی۔" ایک انتہائی فیشن ایبل خاتون اپنے ہمراہ کسی مرد سے کہتی ہوئیں اس کے قریب سے گزریں تو یہ نام

Scanned with CamScanner

digest library.com

سن کر شہزرین اپنی جگہ سے دو فٹ اچھل ہی پڑی۔

''یہ...... کہیں وہ والا تیمور حیات تو نہیں جس کا انٹرویو ماریہ نے لیا تھا۔'' شہزرین سرگوشی میں خود سے سوال کرتے ہوئے بولی پھر معاً سر اٹھایا تو عین آنکھوں کی سامنے وہ اپنی سحر انگیز شخصیت کے ساتھ براجمان تھا اور لوگ اس کے اردگرد یوں منڈلا رہے تھے جیسے شمع کے اطراف پروانے۔

''میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ زندگی میں اس شخص سے میری دوبارہ ملاقات ہوسکے گی۔ ماریہ کو بتاؤں گی تو وہ کتنا ایکسائیٹڈ ہوگی نا۔ ہائے کاش اس وقت ماریہ میرے ساتھ ہوتی تو کتنا مزہ آتا۔'' شہزرین دل ہی دل میں بول رہی تھی' اگلے پل وہ حیران ہونے کے ساتھ ساتھ کچھ نروس بھی ہوگئی حوریہ آپی تیمور حیات کو اس کی جانب ہی لے کر آ رہی تھیں۔

''تیمور صاحب یہ ہے میری چھوٹی بہن شہزرین حسن اور شہزرین...... یہ انتہائی معروف بزنس ٹائیکون مسٹر تیمور حیات'' حوریہ بے حد خوش اخلاقی سے تعارف کی رسم نبھا رہی تھی پھر وہ اچانک ہی ایکسکیوز کرکے وہاں سے چلی گئی تھی۔

''آ...... آپ کا انٹرویو میں نے میگزین میں پڑھا تھا۔'' چند ثانیے دونوں کے درمیان خاموشی رہی پھر شہزرین نے ہی پہلے لب کشائی کی' جواباً تیمور حیات سینے پر بازو لپیٹے ہنوز اسے دیکھتا رہا۔

''یا اللہ! یہ شخص مجھے ایسے کیوں دیکھے جا رہا ہے' اب کیا بات کروں میں اس سے...... یہ حوریہ آپی بھی پتا نہیں کہاں چلی گئیں۔'' شہزرین خود سے الجھتے ہوئے دل ہی دل میں بولی۔

''میں ذرا ابھی آتی ہوں۔'' انتہائی بھونڈے انداز میں کہہ کر شہزرین فوراً وہاں سے رفو چکر ہوگئی۔

''اونہہ نجانے آج اسے کیا ہوگیا تھا عورت ذات سے دلچسپی نہیں ہے مگر دیکھ ایسے رہا تھا جیسے سالم نگل جائے گا۔'' وہ انتہائی بے مزہ ہوکر بڑبڑا رہی تھی۔

......☆☆☆......

اگر کوئی اس سے کہتا کہ چاند اسکے آنگن میں اتر آیا ہے یا پھر آسمان نیچے آ گیا ہے تو اسے اتنی حیرت وتعجب نہ ہوتا جتنا اس بات پر ہوا تھا کہ تیمور حیات کا رشتہ اس کے گھر آیا ہے' حوریہ آپی کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔ انتہائی مسرت وجوش سے لبریز ہوکر انہوں نے اس کے گالوں پر چٹاچٹ پیار کر ڈالا تھا حوریہ کی خوشی دیکھ کر امی ابو بھی خوش ہو رہے تھے اور شہزرین......

اس کے اندر یکدم بے تحاشا اضطراب اور گھبراہٹ کی لہر عود کر آئی' یہ خبر سن کر ماریہ بھی حیران حیران سی اس سے ملنے چلی آئی۔

''شہزرین یقین نہیں آ رہا کہ تیمور حیات کا پرپوزل تمہارے لیے آیا ہے انٹرویو میں تو وہ کہہ رہا تھا کہ شادی فی الحال میری پلاننگ میں نہیں ہے اور اب یہ اچانک شادی کا ارادہ وہ بھی خفیہ طور پر۔''

''میرا دل تو بیٹھا جا رہا ہے ماریہ...... اس تیمور حیات کے پرپوزل سے جان کیسے چھوٹے گی۔'' وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے اضطراری کیفیت میں بولی تو ماریہ نے اسے تحیر کے عالم میں دیکھا۔

''تم کمال کرتی ہو شہزرین! ارے ایسے رشتوں کے تو لڑکیاں خواب دیکھا کرتی ہیں' انتہائی ہینڈسم اور ڈیشنگ شوہر' پیسوں کی ریل پیل' شاہانہ زندگی اور پھر پوری دنیا میں گھومنا' شاپنگ وغیرہ کرنا۔''

''نہیں ماریہ ایسی زندگی میرا کبھی خواب نہیں رہی' میں نے ہمیشہ اپنی حیثیت کے مطابق ہی خواب دیکھے ہیں۔ ایک وفادار چاہنے والا شوہر' جو میری عزت کرے قدر کرے ایسی پرسکون ازدواجی زندگی ہو جہاں مجھے یہ خوف نہ ہو کہ میرا شوہر زندگی کے کسی موڑ پر مجھے یک لخت تنہا چھوڑ دے گا اور تم کیا تیمور حیات کے خیالات سے آگاہ نہیں ہو؟'' آخر میں شہزرین اسے شکایتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولی۔ پھر ایک گہری سانس بھر کر گویا ہوئی۔

''اسے عورت ذات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور پھر فی الحال شادی کو خفیہ رکھنا یہ بات بھی میری سمجھ سے باہر ہے۔''

''ہوسکتا ہے اس کی کچھ مجبوریاں ہوں' جس کی بنا پر وہ اپنی شادی کو فی الحال Disclose نہ کرنا چاہتا ہو اور اگر اسے عورت ذات سے دلچسپی نہیں ہے تو بیوی سے تو ضرور ہوگی! اور وہ بھی تم جیسی بیوی سے۔'' ماریہ اس کے اندر کے واہمے وخدشات کو دور کرنے کی غرض سے بولی تھی۔ حالانکہ اندر ہی اندر وہ بھی شہزرین کی طرح خائف تھی' حوریہ آپی نے اسے سختی سے منع کیا تھا کہ وہ تیمور کی شادی کا تذکرہ کسی سے نہ کرے۔ شہزرین اسے دل وجان سے عزیز تھی وہ جانتی تھی کہ اپنی شادی اور اپنے شریک سفر کو لے کر اس نے کچھ سپنے دیکھے تھے اور ممکن تھا کہ شاید تیمور حیات جیسا انتہائی پریکٹیکل اور کامیاب بزنس مین شہزرین کے جذبوں سے مہکتے خوابوں کو پورا نہ کرسکے۔

Scanned with CamScanner

digest library.com

"ہوسکتا ہے شہرین ہم جو تیمور حیات کے بارے میں اتنا منفی سوچ رہے ہیں ایسا نہ ہو...... وہ جیسا دکھائی دیتا ہے اس سے مختلف ہو۔" ماریہ پرسوچ لہجے میں بولی تو شہرین ایک گہرا سانس لے کر گویا ہوئی۔

"ہوسکتا ہے نا...... ایسا ہے تو نہیں؟ میں یہ سوچ کر اپنی زندگی کو داؤ پر لگادوں...... یہ تو سراسر حماقت ہے ناں؟"

"ویسے ایسا رشتہ تو نصیبوں والوں کو ملتا ہے شہرین' ممکن ہے کہ ابھی تیمور حیات کی شخصیت تمہارے لیے تکلیف دہ ہو مگر بعد میں تمہاری سنگت میں رہ کر وہ بدل جائے۔" ماریہ ایک بار پھر اسے تصویر کا روشن پہلو دکھانے لگی۔

"میں اس رشتے سے انکار بھی نہیں کرسکتی کیونکہ حوریہ آپی اور عاصم بھائی تو اتنے زیادہ ایکسائیٹڈ ہیں کہ اگر میں نے انکار کیا تو انہیں بہت دکھ پہنچے گا' اور حوریہ آپی...... ان کو تم جانتی ہو نا...... سخت ناراض ہوجائیں گی۔"

"اور مجھے تو لگتا ہے کہ اگر تم منع بھی کروگی تو پھوپھو پھوپا تمہاری بات مانیں گے بھی نہیں' حوریہ آپی کی ہر بات پر وہ آنکھیں بند کرکے عمل کرتے ہیں۔" ماریہ شہرین کی بات کے جواب میں بولی تو شہرین ماریہ کو محض دیکھ کر رہ گئی۔

......☆☆☆......

شہرین کو آج مایوں بٹھایا گیا تھا اور تیمور حیات کے نام کی مہندی بھی اس کے ہاتھوں میں سج گئی تھی' یہ سب کچھ اتنا اچانک اور جلدی ہورہا تھا کہ شہرین کی بے چینی میں کمی آنے کے بجائے تیزی سے اضافہ ہی ہورہا تھا۔

"ماشاء اللہ بہت خوبصورت لگ رہی ہو مایوں کے اس پیلے جوڑے میں۔" حوریہ کھلکھلاتی ہوئی اندر آئی تو شہرین یکدم اپنے دھیان سے چونکی اور سیدھی ہوکر بیٹھ گئی۔

"آپی یہ سب کچھ بہت جلدی نہیں ہورہا؟" شہرین الجھ کر بولی تو حوریہ نے ایک خوبصورت قہقہہ لگایا۔

"ارے میری جان جب سہرے کے پھول کھلنے کا وقت آجاتا ہے تو سب کچھ یونہی جھٹ پٹ ہوجاتا ہے۔" وہ اس کی نازک سی ناک کھینچتے ہوئے بولی تھی۔

"آپی تیمور حیات یہ شادی اتنی خاموشی سے کیوں کرنا چاہتے ہیں اور پھر لوگوں سے بھی اپنی شادی کو چھپانا چاہتے ہیں کیوں آپی......؟"

"میری بھولی بہن ایکچوئلی تیمور حیات بہت بڑا اور کامیاب بزنس مین ہے' بہت سے دشمن ہیں اس کے' اسی بناء پر وہ کچھ عرصہ اپنی شادی کی خبر چھپانا چاہ رہا ہے پھر دیکھنا کتنی شان سے وہ سب کو Reception دے گا...... دیکھو شہرین جس طرح امی بابا نے مجھ پر بھروسہ کیا ہے تم کو بھی مجھ پر اعتبار کرنا ہوگا۔" آخر میں حوریہ سنجیدگی سے بولی تو شہرین نے جلدی سے اس کا ہاتھ تھام کر کہا۔

"مجھے آپ پر پورا بھروسہ ہے آپی' آپ پلیز کوئی غلط خیال ذہن میں نہ لائیے گا' میں تو یونہی آپ سے پوچھ رہی تھی۔" شہرین کی بات پر حوریہ اسے دیکھ کر عجیب سے انداز میں مسکرادی۔

وہ شہرین حسن سے شہرین تیمور بنا کر اس کے کمرے میں پہنچادی گئی۔ پورا کمرہ تیمور حیات کی شخصیت کی عکاسی کررہا تھا' کمرے میں خوشگوار ٹھنڈک کے باوجود بھی اسے حبس محسوس ہو رہا تھا جیسے شدید بارش ہونے والی ہو' وہ بے ساختہ گہری گہری سانسیں لینے لگی پھر یکدم اسے محسوس ہوا کہ یہ حبس اور گھٹن اس کے اندر ہے جسے لاکھ چاہنے کے باوجود وہ اپنے اندر سے نکال نہیں پارہی ہے۔

"بی بی صاحبہ آپ پلیز کپڑے بدل لیجیے۔ ہمارے صاحب کو یہ سب پسند نہیں ہے۔" باوردی مگر انتہائی طرح دار ملازمہ جس نے کمرے تک اس کی رہنمائی کی تھی سپاٹ آواز میں بولی تو شہرین نے اسے بے حد چونک کر دیکھا۔

"ڈریسنگ روم اس طرف ہے۔" وہ روبوٹ کی طرح ایک جانب اشارہ کرکے بولی تو شہرین ایک ٹرانس کی کیفیت میں اس طرف چلی آئی' خوبصورت لکڑی کے دروازے کا ہینڈل اس نے جونہی گھمایا دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا' شہرین تھوڑا ہچکچا کر اندر چلی آئی۔ اندر ایک منی کمرا تھا جس کی دیواروں پر قدآور الماریاں بنی ہوئی تھیں اور اس پر بڑے بڑے آئینے آویزاں تھے۔ شہرین کو اپنا عکس پورے روم میں چکراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ ڈریسنگ ٹیبل کی جانب آئی اور ایک ایک کرکے تمام زیورات سے خود کو آزاد کیا پھر اپنے کپڑوں کی تلاش میں اس نے نگاہیں دوڑائیں تو سلیپنگ گاؤن کو دیکھ کر اس کی جان پوری طرح جل گئی۔ "یہ گاؤن تو میں ہرگز نہیں پہنوں گی۔" وہ خود سے چڑ کر بولی پھر جونہی وارڈروب کھولا تو اپنے سائز کے کپڑے دیکھ کر حیران رہ گئی۔ اس کا مطلب تھا کہ تیمور نے اس کے لیے پہلے سے ساری شاپنگ کررکھی تھی' شہرین نے لائٹ

Scanned with CamScanner

digest library.com

پرپل اینڈ آف وائٹ کلر کا معقول سا شلوار سوٹ نکالا اور چینج کرنے کی غرض سے سامنے ہی بنے واش روم میں گھس گئی۔

☆☆☆......

حوریہ اور عاصم کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا' وعدے کے مطابق تیمور حیات نے نکاح کے فوراً بعد عاصم کی تمام ڈیمانڈز پوری کردی تھیں۔ دونوں کاغذات کو دیکھ کر بہت خوش تھے' جس کے مطابق تیمور حیات نے عاصم کی کمپنی کو نہ صرف اپنے شیئرز دے دیئے تھے بلکہ اسلام آباد کی کمپنی کے پچاس فیصد شیئرز بھی اس کے نام کردیئے تھے۔

تیمور حیات جوں ہی کمرے میں داخل ہوا شہزرین کو کمرے سے غائب پایا۔ وہ اس کی غیر موجودگی کا نوٹس لیتے ہوئے جونہی ڈریسنگ روم کی طرف آیا' ایک وجود تیزی سے باہر آتے ہوئے اس سے ٹکرا گیا۔ شیمپو اور شاور جیل کی دلفریب مہک کے ساتھ اس وجود کی خوشبو تیمور حیات کے نتھنوں سے ٹکرائی تو بے ساختہ اس نے اپنا چہرہ پیچھے کیا' نرم ونازک سراپا ابھی تک اس کے بازوؤں میں تھا' جبکہ شہزرین بری طرح خفیف ہوگئی۔

''ایم سوری میں نے آپ کو دیکھا نہیں تھا۔'' وہ تیزی سے اس سے الگ ہوتے ہوئے شرمندگی سے بولی تو تیمور نے اسے بغور دیکھا جو اس پل بہت نروس دکھائی دے رہی تھی۔

''اٹس او کے راستہ دیجیے مجھے اندر جانا ہے۔'' وہ سنجیدگی سے بولا تو شہزرین تیزی سے سائیڈ پر ہوگئی جو دروازے کے بالکل سامنے کھڑی تھی' وہ اندر چلا گیا تو شہزرین صوفے پر آ بیٹھی' تھوڑی دیر بعد تیمور حیات شاور لے کر سلیپنگ گاؤن میں برآمد ہوا تو شہزرین کے دل کی دھڑکنیں یکدم بے تحاشا تیز ہوگئیں' تیمور نے ایک نگاہ اسے دیکھا پھر کچھ سوچ کر مضبوط قدم اٹھاتا اس کے پہلو میں آ کر بیٹھ گیا شہزرین اپنی جگہ تھوڑا کسمسائی تھی۔

''دیکھیے شہزرین مجھے لمبی چوڑی باتیں کرنی نہیں آتیں اور نہ ہی مجھے پسند ہیں' لہٰذا میں آپ سے To the point بات کروں گا کہ جتنا وقت ہم دونوں ایک دوسرے کی قربت میں گزاریں وہ بھرپور اور مکمل ہو۔ ہم دونوں جب الگ ہوں تو اچھے دوستوں کی طرح ہوں۔''

''الگ ہوں......؟'' وہ انتہائی متعجب ہوکر بڑبڑائی تھی پھر انتہائی الجھ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

''کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا...... ہم بھلا کیوں الگ ہوں گے؟'' وہ بے تحاشا گھبرا کر استفسار کررہی تھی۔ کہیں کچھ بہت برا ہوگیا تھا' کوئی انہونی ہوگئی تھی' اس پل اس کا دل اس بات کی شدت سے گواہی دے رہا تھا' شہزرین کی بدحواسی پر تیمور حیات بڑے اطمینان سے اس کی جانب دیکھ کر گویا ہوا۔

''مجھے یہ بتانے کی آپ کو قطعاً ضرورت نہیں ہے کہ کسی ایک چیز پر تاحیات اکتفا کرنا میری سرشت میں نہیں ہے' اور یہ بات آپ کو بخوبی معلوم ہے ویسے مجھے عورت کبھی اپیل نہیں کرتی مگر آپ میں کچھ خاص دیکھا جس کی بناء پر آپ اس وقت میرے بیڈروم میں موجود ہیں۔'' ساکت وجود اور جامد خاموشی لیے وہ تیمور حیات کے ہلتے ہونٹوں کو دیکھ رہی تھی کہ یکدم کھٹاکھٹ آگہی کے تمام دروازے تیزی سے کھلتے چلے گئے' اس پل اسے اپنے پیروں تلے زمین کھسکتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے مجھ سے اس لیے خفیہ شادی رچائی تاکہ جب آپ کا دل بھر جائے تو باآسانی مجھے دھتکار دیں' مجھے اپنی زندگی سے باہر اٹھا کر پھینک دیں۔'' وہ کپکپاتے لبوں کے ساتھ زہرخند لہجے میں بولی۔

''ہوں کافی سمجھدار ہیں آپ۔'' یہ کہہ کر انتہائی سکون سے تیمور حیات سگار سلگانے لگا تو شہزرین کے اندر گویا الاؤ جل اٹھا۔

''آپ انتہائی بدنیت انسان ہیں' آپ نے یہ شادی محض عیاشی کے لیے رچائی ہے مگر مسٹر تیمور حیات آپ میری بات بھی غور سے سن لیجیے۔ میں آپ کی عیاشی کا سامان کسی صورت نہیں بنوں گی' آپ مجھے ابھی اور اسی وقت آزاد کردیجیے۔'' وہ تنتنا کر بولی جواباً تیمور نے اسے یوں دیکھا جیسے کوئی ضدی بچہ کوئی بہت انوکھی ضد کررہا ہو۔

''حوریہ آپی میری سگی ماں جائی ہوکر آپ نے میرے ساتھ یہ کیا کیا؟'' خود سے کہہ کر شہزرین بے اختیار پوری شدت سے رو دی چلی گئی۔ جب کہ اس دوران تیمور حیات پورے اطمینان سے اپنے شغل میں مصروف رہا۔ جب شہزرین اچھی طرح رو چکی تو تیزی سے اٹھ کر تیمور حیات کی طرف بیڈ پر آئی اور گھٹنوں کے بل کارپٹ پر اس کے قدموں کے پاس بیٹھتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بولی۔

''تیمور صاحب آپ کو خدا کا واسطہ ہے' مجھے میرے والدین کے گھر چھوڑ آیئے' مجھے یہ رشتہ ہرگز منظور نہیں ہے۔ شادی کا بندھن تو تاعمر قائم رہنے والا ہوتا ہے' پھر میاں بیوی کا

Scanned with CamScanner

digest library.com

پاکیزہ رشتہ تو خود خدا جوڑتا ہے ساری زندگی کے لیے اتنے مقدس رشتے دل بہلانے کی بنیاد پر بھلا کیسے قائم ہوسکتے ہیں یہ تو سراسر اس رشتے کا مذاق ہے۔ اس کی توہین ہے محض بے حیائی ہے۔'' وہ سر جھکا کر بولتی چلی گئی۔

''میں اس وقت درس سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔'' یہ کہہ کر تیمور نے جھک کر اسے اٹھایا اور بیڈ پر پٹخ دیا شہزین تڑپ کر بستر سے اٹھی۔

''مسٹر تیمور حیات...... میں اس شادی کو ہرگز نہیں مانتی' نکاح کے پاکیزہ بندھن کی آڑ میں آپ نے مجھے اپنی عیاشی کے لیے خریدا ہے' اپنی منہ زور خواہشات کے حصول کے لیے تاکہ بعد میں آپ مجھے پرانے کپڑے جوتوں کی طرح استعمال کرکے پھینک دیں مگر میں ایسا ہرگز نہیں ہونے دوں گی۔'' وہ تنتنا کر بولی اور تیزی سے بیڈ سے اٹھی مگر تیمور حیات کے فولادی ہاتھ نے اس کی اس کوشش کو ناکام بنادیا۔

''کیا کرو گی تم' بولو کیا کرسکتی ہو تم...... میں ایک Successful بزنس مین ہوں' اپنے کام میں گھاٹا برداشت نہیں کرتا سمجھی...... اب یہ چیخنا چلانا بند کرو اور خاموشی سے فی الحال اس رشتے کو نبھاؤ۔'' اس کی سانسوں کی حدت سے شہزین کا چہرہ جھلسنے لگا' اس نے بے ساختہ تیمور حیات کو پرے دھکیلا اور جلدی سے کھسک کر دور ہوئی۔

''مم...... میں آپ کا نقصان کسی بھی طرح پورا کرنے کو تیار ہوں' اس کے بدلے آپ مجھ سے جو کام کروائیں گے میں ہر کام کرلوں گی' مگر خدا کے واسطے آپ میرے قریب مت آیئے۔'' وہ بخوبی سمجھ گئی تھی کہ حوریہ نے اس شادی کے عوض یقیناً کوئی بھاری قیمت تیمور سے لی ہے' لہٰذا وہ ایک بار پھر ہاتھ جوڑ کر اس کے آگے گڑگڑائی تھی' تیمور حیات اسے بغور دیکھتے ہوئے کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔

''ہوں تم ہر کام کرنے کو تیار ہو؟'' تیمور حیات نے ہنکارا بھرا تو شہزین نے تیزی سے جلدی جلدی اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''میرا آپ سے وعدہ ہے تیمور صاحب میں ہر کام کرلوں گی' مگر اس کے عوض آپ مجھے ہاتھ نہیں لگائیں گے اور مجھے آزاد کردیں گے۔''

''مجھے منظور ہے۔ صبح پانچ بجے تیار رہنا ہمیں کہیں جانا ہے۔'' یہ کہہ کر تیمور حیات کمرے سے باہر نکل گیا جب کہ اس پل شہزین کو لگا جیسے اسے دوسری زندگی مل گئی ہو۔

گاڑی تیز رفتاری سے بھاگتی ہوئی شہر کی حدود سے باہر نکل چکی تھی۔ شہزین خدشات سے لبریز دل اور پراگندہ ذہن کے ساتھ خاموشی سے ونڈ اسکرین پر نگاہیں جمائے بیٹھی تھی' صرف ایک رات میں اس کی زندگی یکسر بدل گئی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد کچھ کچھ مکانات نظر آنے لگے تھے۔ تیمور حیات گھمبیر خاموشی سے ڈرائیونگ میں مصروف تھا جبکہ شہزین سوچوں میں گم جانے کہاں سے کہاں نکل گئی تھی' کہ اچانک گاڑی جھٹکے سے رکی تو شہزین ہڑبڑا کر ہوش کی دنیا میں واپس آئی' فارم ہاؤس کی طرز پر بنے ایک بنگلے کے گیٹ کے سامنے تیمور حیات ہارن دے رہا تھا' چند ثانیے کے بعد دروازہ باوردی گارڈ نے پوری طرح کھول دیا تو تیمور حیات تیزی سے گاڑی اندر لے آیا' شہزین تیمور کے ہمراہ گاڑی سے باہر آئی اور اس کی معیت میں بنگلے کے اندر داخل ہوگئی اندر بالکل خاموشی اور سناٹا تھا۔ تیمور چلتا ہوا ایک کمرے کے دروازے پر آکر رک گیا۔ شہزین بھی اس کے برابر میں خاموشی سے آن کھڑی ہوئی۔ نجانے تیمور حیات اس سے کس قسم کا کام لینے والا تھا' وہ اندر ہی اندر بے حد خائف ہورہی تھی' مگر وہ ہر طرح کا کام کرنے کو راضی تھی' جس کے عوض اس کی جان باعزت طریقے سے تیمور حیات سے چھوٹ جاتی۔

''تم اندر جاسکتی ہو۔'' انتہائی سپاٹ لہجے میں اس نے حکم صادر کیا تو شہزین ڈگمگاتے قدموں اور لرزتے دل کے ساتھ آہستگی سے ہینڈل گھما کر اندر کمرے میں داخل ہوگئی۔ انتہائی نفاست اور خوبصورتی سے سجے کمرے میں اس وقت خوشگوار ٹھنڈک تھی' شہزین نے دزدیدہ نگاہوں سے پورے کمرے کا جائزہ لیا کہ معاً اسے بستر پر کسی وجود کا احساس ہوا' وہ سہمے سہمے قدم اٹھاتی انتہائی خاموشی سے بیڈ کے سرہانے آئی تو وہ وجود پوری طرح اس کی نگاہوں کے سامنے آ گیا' سرسوں کی مانند پیلا چہرہ آنکھوں کے نیچے گہرے ہلکے' خشک لبوں والی یہ لڑکی محض دو تین سال اس سے بڑی ہوگی۔

''کون ہوسکتی ہے یہ لڑکی اور تیمور حیات مجھے اس لڑکی کے پاس کیوں لایا ہے؟'' شہزین نے الجھتے ہوئے خود سے سوال کیا پھر اسی خاموشی سے وہ کمرے سے باہر نکلی تو تیمور حیات کو وہیں کاریڈور پر ایک تصویر کے سامنے ایستادہ پایا۔

''تیمور صاحب اندر لڑکی کون ہے؟ اور آپ مجھے یہاں کس

Scanned with CamScanner

digest library.com

کام سے لائے ہیں۔" شہرین نے باہر آتے ہی انتہائی بے صبری سے تیمور سے استفسار کر ڈالا' جواباً تیمور نے رخ موڑ کر الجھن میں مبتلا اس لڑکی کو دیکھا پھر بناء اس سے کچھ کہے لاؤنج میں آ گیا' شہرین بھی اس کے پیچھے لپکی' تیمور کاؤچ پر بیٹھ کر اب سگار سلگا رہا تھا۔ وہ انتہائی بے چینی سے اس کے بولنے کی منتظر تھی۔

"اندر جو لڑکی ہے اس کا نام ماہ نور ہے۔" تیمور حیات سرگوشی کے انداز میں بولا تو شہرین نے پوری توجہ سے تیمور کی جانب دیکھا۔

"وہ ذہنی طور پر بہت اپ سیٹ ہے' تمہیں اسے زندگی کی طرف لانا ہے۔"

"جی..... کیا بس یہی کام مجھے کرنا ہے؟ اس کے بعد آپ مجھے بناء کوئی نقصان پہنچائے میرے والدین کے گھر چھوڑ آئیں گے؟" انتہائی تحیر و بے یقینی کے عالم میں شہرین نے استفسار کیا وہ تو سمجھ رہی تھی کہ نجانے تیمور اس سے کتنا کٹھن اور خطرناک کام لے گا مگر یہ کام تو بہت آسان تھا۔

"ہوں۔" وہ محض سر اثبات میں ہلا کر بولا تو شہرین بے تحاشا خوشی سے اپنی جگہ سے اچھل پڑی' پھر معاً کوئی خیال آیا تو بے ساختہ بولی۔

"کیا میں اپنے امی بابا سے بات کر سکتی ہوں۔ وہ مجھے یاد کر رہے ہوں گے۔" تیمور نے خاموشی سے اپنا فون اس کی جانب بڑھایا تو شہرین نے جلدی سے اسے تھام لیا۔

"شہرین احمد میں تمہیں پہلا اور آخری موقع دے رہا ہوں اس جال سے نکلنے کے لیے جس میں تمہاری بہن اور بہنوئی نے تم کو پھنسایا ہے اگر تم نے مجھے دھوکہ دینے یا یہاں سے بھاگنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا تیمور حیات پھر تمہیں کوئی چانس نہیں دے گا۔" تیمور گھمبیر لہجے میں بولا تو شہرین نے تیزی سے کہا۔

"میں خائن نہیں ہوں آپ کے کام میں خیانت ہرگز نہیں کروں گی' میں تو آپ کی بے حد احسان مند ہوں' کہ آپ نے مجھے یہ موقع دیا' آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتے ہیں میں آپ کے اعتماد کو ہرگز ٹھیس نہیں پہنچاؤں گی۔" اس کے یقین آمیز انداز کو دیکھ کر تیمور حیات نے انتہائی گہری نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ کچھ پزل سی ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"اپنے والدین کو فون کر کے بتا دو کہ تم میرے ساتھ فی

لبنیٰ نسیم

السلام علیکم! آنچل اسٹاف اینڈ قارئین کرام آپ سب کو لبنیٰ نسیم کی طرف سے محبتوں اور چاہتوں بھرا اسلام قبول ہو۔ آنچل کی تو بات ہی الگ ہے ہر ماہ آنچل کا بے صبری سے انتظار کرتی ہوں آنچل کے سلسلے کو دیکھ کر ماہ بدولت کا بھی لکھنے کو دل چاہا' جی تو میں پانچ جولائی کو ایک خوب صورت سے گاؤں بروزئی میں پیدا ہوئی' ہم تین بہنیں ہیں میرا نمبر پہلا ہے۔ ہم جوائنٹ فیملی سسٹم میں رہتے ہیں۔ میری پسندیدہ ٹیچر صائمہ نورین ہے میری پسندیدہ ڈش چاول ہے' میری بہت سی پیاری اور کیوٹ سی دوست سدرہ اور رابعہ ہے جن کو میں تہہ دل سے سلام لکھتی ہوں۔ میری پسندیدہ رائٹرز نازیہ کنول نازی' سمیرا شریف طور' ماہا ملک' عمیرہ احمد سمیت بہت سی بہنیں جن کی تحریریں مجھے بہت پسند ہیں (اے اللہ ان کو ہمیشہ سلامت رکھنا' آمین ثم آمین) اللہ حافظ۔

الحال ایک ٹرپ پر لندن جا رہی ہو۔" وہ سہولت سے بولا پھر مزید گویا ہوا۔

"میں تمہیں لیپ ٹاپ بھجوا دوں گا تم ماریہ کے ذریعے Skype پہ ان سے رابطہ میں رہ سکتی ہو۔" اس کا مطلب تھا کہ تیمور حیات اس پر بھروسہ کر رہا تھا یہ خیال شہرین کے دل کو تقویت دے گیا تھا۔

ابتداء میں شہرین کو کافی دقت پیش آئی کیونکہ ماہ نور کا رویہ اس کے ساتھ بہت روکھا اور خراب تھا مگر آہستہ آہستہ شہرین کی بھرپور توجہ محبت اور ہمدردی کے سامنے ماہ نور نے گھٹنے ٹیک دیئے' اب وہ شہرین کی باتوں کا جواب' ہوں ہاں' میں دے دیا کرتی تھی اور یہ بات شہرین کے لیے کافی حوصلہ افزا تھی۔ ماہ نور دراصل گہرے ڈپریشن میں مبتلا تھی' وہ اپنی زندگی سے پوری طرح بیزار ہو چکی تھی اور شہرین ایک بہترین سہیلی' غمگسار اور ماہر معالج کی طرح اس کی دلجوئی کر رہی تھی۔ شام کے سہانے موسم میں وہ دونوں لان میں بیٹھی چائے پی رہی تھیں شہرین حسب معمول اس سے ادھر ادھر کی باتیں کر کے اس کا ذہن فریش

Scanned with CamScanner

digest library.com

کرنے کی کوشش کررہی تھی۔

"ماہ نور اللہ تعالیٰ نے کائنات جیسی حسین تخلیق صرف انسان کے لیے بنائی ہے وہ اپنے بندے سے بے تحاشا پیار کرتا ہے اس جہاں میں اور اسے اپنی تخلیق میں سب سے زیادہ محبت انسان سے ہے اسی لیے تو اس نے انسان کو پورے جہاں پر فوقیت دی ہے۔"

"مگر شہزین اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت نہیں کرتا' وہ مجھے پسند نہیں کرتا' تب ہی تو یہ سب کچھ میرے ساتھ ہوا' مجھ سے سب کچھ چھین کر اس نے مجھے زندہ لاش بنادیا۔" بولتے بولتے آخر میں ماہ نور بے تحاشا رونے لگی' تو شہزین نے اسے خاموشی سے رونے دیا' ماہ نور کی خاص ملازمہ اور اس کے نفسیاتی معالج نے اس کی زندگی کی ٹریجڈی سے اسے آگاہ کردیا تھا کہ کس طرح اس کے محبوب نے اسے بری طرح لوٹا تھا' جسے اس نے ٹوٹ کر چاہا تھا' ماہ نور عدیل نامی لڑکے کو بے پناہ چاہتی تھی' عدیل بھی بظاہر ماہ نور پر فدا تھا' مگر حقیقت کچھ اور تھی وہ طبیعتاً ایک عیاش اور مجرمانہ ذہن کا مالک تھا' ماہ نور کی خوبصورتی اور دولت دیکھ کر اس نے اس سے شادی کرلی اور اپنے ساتھ اسکاٹ لینڈ لے آیا' اور پھر ہر طرح کا ظلم وتشدد اس پر کیا' ایک دن جب شراب کے نشے میں دھت عدیل ماہ نور کو جوئے میں ہار گیا تو ماہ نور کا پیمانہ صبر لبریز ہوگیا اور وہ جیسے تیسے کرکے عدیل کے چنگل سے بھاگ نکلی اور یہاں پاکستان آگئی' بعدازاں یہ معلوم ہوا کہ ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں عدیل جہنم واصل ہوگیا' ماہ نور کی عدیل سے تو جان چھوٹ گئی تھی مگر وہ ان تکلیف دہ یادوں اور اذیت ناک لمحات کو بھلا نہ سکی جو عدیل کی معرفت اسے ملے تھے۔ عدیل کو اس نے پورے خلوص سے پیار کیا تھا' عدیل کی بے وفائی کا زخم وہ سہہ نہیں پارہی تھی۔ جس کے باعث وہ ذہنی ونفسیاتی امراض کا شکار ہوگئی تھی۔

"ماہ نور اللہ ہمارے ساتھ کبھی برا نہیں کرتا بلکہ ہم خود اپنی عقل وسمجھ کے ہاتھوں خود اپنے لیے ایسا راستہ چن لیتے ہیں جس پر چل کر ہمارے پاؤں زخمی ہونے کے ساتھ ساتھ ہماری روح بھی زخمی ہوجاتی ہے۔ اگر اللہ تم سے محبت نہیں کرتا تو تم عدیل کے دوست سے اپنی عزت کیسے بچا پاتیں جس نے تمہیں جوئے میں جیتا تھا۔" شہزین پیار سے اسے سمجھاتے ہوئے خلوص سے بولی تو ماہ نور یکدم تیزی سے کرسی سے اٹھی۔

"میرے سر میں درد ہورہا ہے میں سونا چاہتی ہوں۔"

یہ کہہ کر ماہ نور اندر کی جانب بڑھ گئی تو شہزین ایک گہری سانس بھر کر رہ گئی۔

......☆☆☆......

شہزین غائب دماغی سے لیپ ٹاپ کی اسکرین کو دیکھ رہی تھی۔ حوریہ نے امی بابا کو کتنا مطمئن کر رکھا تھا وہ کتنے اطمینان اور خوشی سے اس سے بات کررہے تھے۔ تیمور حیات کے کہنے کے مطابق اس نے اپنے والدین کو یہی بتایا تھا کہ اس وقت وہ اپنے شوہر کے ہمراہ لندن میں سیر سپاٹوں میں مصروف ہے' ابھی بھی اس کے کان میں امی کی آواز کی بازگشت گونج رہی تھی۔ جو اسے خوشیوں سے بھرپور ازدواجی زندگی کی دعائیں دیتی تھک نہیں رہی تھیں' ان کے وہم گمان میں بھی نہیں تھا کہ ان کی بیٹی لندن میں نہیں بلکہ اسی شہر سے دور ایک غیر گنجان علاقے میں ایک بنگلے میں ہے جبکہ ماریہ بھی کافی خوش لگ رہی تھی۔ اس کی خوشیوں کے لیے دعائیں کررہی تھی۔ وہ مسلسل اس سے وڈیو چیٹ کے لیے اصرار کررہی تھی جسے شہزین خوبصورتی سے ٹال جاتی تھی۔

بیٹھے بیٹھے شہزین کو اچانک مخصوص مہک کا احساس ہوا تو اس نے سرعت سے سر اٹھایا سامنے ہی وہ دشمن جاں اپنی شاندار پرسنیلٹی کے ساتھ پورے ایک ماہ بعد اس کے مقابل کھڑا تھا۔ وہ خاموشی سے عین اس کے سامنے آن بیٹھا تو شہزین نے اسے دھیرے سے سلام کرڈالا' جس کا جواب ہمیشہ کی طرح محض اس نے سر ہلا کردیا۔

"مجھے یہ سن کر اچھا لگا کہ تم اپنا کام بہت دیانتداری اور لگن سے کررہی ہو۔"

"کس سے سنا آپ نے......اوہ تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے اپنے جاسوس یہاں چھوڑ رکھے ہیں۔" وہ ناراضی سے بولی تو بے ساختہ تیمور حیات کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی جسے شہزین نے کافی حیرت سے دیکھا۔ یہ شخص مسکرانا بھی جانتا ہے؟ وہ خود سے بولی تھی۔

"گڈ کافی ذہین ہو خود ہی سوال کرکے خود ہی جواب بھی دے دیتی ہو۔" وہ اسے سراہتے ہوئے بولا تو شہزین نے کچھ سوچ کر استفسار کیا۔

"حوریہ آپی نے میری کیا قیمت لگائی تھی؟" شہزین کے سوال پر تیمور نے اسے گہری نگاہوں سے دیکھا پھر بے پروائی سے بولا۔

digest library.com

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے ماہ نور جس دن ٹھیک ہو جائے گی اس کے اگلے دن میں تمہیں آزاد کردوں گا۔" شہزرین نے اس پل تیمور حیات کو کافی چونک کر دیکھا پھر ایک تھکی سی سانس فضاء میں خارج کرکے اپنی انگلیوں کو چٹخانے لگی کہ اگلے ہی پل تیمور حیات نے ناگواری سے اس کے ہاتھوں کو تھاما تھا۔

"واٹ نان سینس مجھے تمہاری یہ عادت بالکل پسند نہیں ہے۔" وہ دھونس بھرے انداز میں بولا جبکہ شہزرین کے وجود کو خفیف سا جھٹکا لگا تیمور کے ہاتھوں کا لمس اور گرمی محسوس کرکے اس کے دل کی دھڑکنیں نجانے کیوں ڈسٹرب ہوگئی تھیں۔ تیمور کے ہاتھوں کی مضبوط گرفت اپنے ہاتھوں میں دیکھ کر وہ نروس ہو کر بولی۔

"ہاتھ چھوڑیے میرا۔"

"اگر نہ چھوڑوں تو......" وہ بے اختیار بولا تو شہزرین نے انتہائی اچھنبے سے اسے دیکھا جو اپنی سحر انگیز نگاہیں اس پر جمائے اسے تسخیر کرنے کی کوشش کررہا تھا۔

"یہ...... یہ کیا بدتمیزی ہے میں نے کہا نا...... میرے ہاتھ چھوڑیے۔" یہ کہتے ہوئے اس نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑالیا۔

"ویسے خیریت ہے میرے سرکل کی تو ہر لڑکی یہ چاہتی ہے کہ میں اس کا ہاتھ پکڑوں اور تم ہو کہ......" وہ ذرا سا اس کی جانب جھکتے ہوئے جملہ ادھورا چھوڑ گیا تو شہزرین بری طرح جھلس گئی۔

"میں آپ کے سرکل کی لڑکیوں جیسی نہیں ہوں۔"

"اچھا پھر مجھے بتاؤ کہ تم کیسی ہو؟"

"میں آپ کو کیوں بتاؤں؟"

"کیوں کہ فی الحال میں تمہارا شوہر ہوں۔" تیمور انتہائی دلکشی سے بولا تو یکدم شہزرین خاموش سی ہوگئی پھر انتہائی تھکے ہارے انداز میں گویا ہوئی۔

"ہوں...... حادثاتی طور پر آپ میری زندگی میں شامل ہوئے اور ماہ نور کے ٹھیک ہوجانے کے بعد چلے بھی جائیں گے مگر میرے لیے یہ دعا ضرور کیجیے گا کہ اس حادثے کے بعد مجھے کسی شہزرین کی ضرورت نہ پڑے۔" وہ وہاں رکی نہیں' تیزی سے کمرے میں چلی گئی جبکہ تیمور حیات ساکت سا بیٹھا رہ گیا۔

......☆☆☆......

ماہ نور تیزی سے روبصحت تھی اور شہزرین اسے دیکھ کر بے تحاشا خوش تھی' اسے بھی ماہ نور سے ایک خاص لگاؤ اور محبت سی ہوگئی تھی۔ ماہ نور کے ڈاکٹرز بھی کافی مطمئن تھے۔ تیمور حیات پندرہ دن میں ایک چکر ضرور لگایا کرتا تھا' شہزرین نے اب تک اس سے ماہ نور کی بابت استفسار نہیں کیا تھا کہ ماہ نور کا اس سے کیا رشتہ ہے؟ مگر اتنا تو وہ ضرور جان گئی تھی کہ وہ اس کی عزیز ترین ہستی ہے۔

"شہزرین! تیمور سے تمہارا کیا رشتہ ہے؟" ایک دن وہ دونوں کوئی فلم دیکھ رہی تھیں جب دھیرے سے ماہ نور نے اس سے استفسار کیا تھا۔ شہزرین نے کافی چونک کر اسے دیکھا۔

"تیمور اور میں بہت اچھے دوست ہیں بلکہ بیسٹ فرینڈ ہیں۔" تیمور نے اسے جو کہنے کو بولا تھا وہ ماہ نور کے سامنے اس نے کہہ دیا تھا۔

"دوست کے علاوہ کچھ اور بھی......" ماہ نور نے اسے بغور دیکھتے ہوئے جملہ قصداً ادھورا چھوڑا۔

"نہ...... نہیں ماہ نور ہم بس اچھے دوست ہیں' میرے ممی پاپا امریکہ میں ہوتے ہیں اور یہاں پاکستان میں تیمور کے علاوہ میرا کوئی قریبی دوست اور جاننے والا نہیں اسی لیے میں تیمور کے ساتھ یہاں آ گئی۔" شہزرین نے تیمور کا پڑھایا سبق بڑی خود اعتمادی سے اس کے سامنے دہرایا تو ماہ نور کسی گہری سوچ میں ڈوب گئی۔ شہزرین اسے کن اکھیوں سے دیکھتے ہوئے بظاہر اسکرین کی جانب متوجہ رہی۔

"تمہیں تیمور نے ہمارے رشتے کے بارے میں بتایا۔" ماہ نور کی آواز پر شہزرین نے اسے ناسمجھی والے انداز میں دیکھا تو ماہ نور دھیرے سے مسکرادی۔

"کمال ہے تمہارے بیسٹ فرینڈ نے تمہیں میرے متعلق نہیں بتایا۔"

"کم آن ماہ نور یہ فلم دیکھو نا کلائمکس پر پہنچ گئی ہے۔" وہ خود کو بے پروا بناتے ہوئے جلدی سے بولی مگر ماہ نور کے منہ سے یہ الفاظ سن کر نجانے کیوں گم صم سی ہوگئی۔

"میں تیمور کی منگیتر ہوں شہزرین' وہ بدنصیب لڑکی جو اصل ہیرے کو ٹھکرا کر کانچ کے ٹکڑے کی چمک دیکھ کر اسے ہیرا سمجھ کر اس کی جانب چلی گئی۔ تیمور میرا منگیتر ہونے کے ساتھ ساتھ میرا تایازاد بھی ہے ہم دونوں اپنے اپنے والدین کی اکلوتی اولادیں ہیں۔ ہمارے والدین کے دنیا سے چلے جانے کے بعد ہم دونوں ایک دوسرے کا سہارا تھے۔ تیمور میرا بہت خیال رکھتا تھا جب میں نے اسے ٹھکرا کر عدیل جیسے شخص کو اس پر

Scanned with CamScanner

digest library.com

فوقیت دی وہ تب بھی کچھ نہیں بولا۔ میں نے تیمور کا دل دکھایا تھا نا اسی لیے قدرت نے مجھے یہ سزا دی۔“

”نہیں ماہ نور، تم پلیز ایسا مت سوچو۔“ یکدم تیمور کی آواز ابھری تو دونوں نے ہی چونک کر رخ موڑ کر دیکھا۔ دروازے کی چوکھٹ پر وہ ایستادہ تھا۔

”میں تم سے ناراض ہرگز نہیں ہوں اور نہ کبھی ایسا سوچ سکتا ہوں۔“ بولتے بولتے وہ ماہ نور کے پہلو میں آ کر بیٹھا تو ماہ نور بے اختیار سسکتے ہوئے اس کے سینے سے آ لگی تھی۔

”تیمور پلیز مجھے معاف کردو۔ میں تمہاری قصوروار ہوں۔“

وہ بے تحاشا روتے ہوئے بولی تو تیمور نرمی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا جبکہ شہزین اپنا خاموش وجود اور خالی دل لیے دھیرے سے اٹھی اور وہاں سے نکلتی چلی گئی یہ دیکھے بنا کہ دو نگاہیں اس کے تعاقب میں دور تک اس کے ساتھ گئی ہیں۔

......☆☆☆......

رمضان المبارک کی آمد آمد تھی اور تیمور نے شہزین سے وعدہ کیا تھا کہ وہ رمضان کے شروع ہونے سے پہلے ہی اسے اس کے گھر چھوڑ آئے گا۔ شہزین آج صبح سے ہی نوٹ کررہی تھی کہ ماہ نور کچھ خاموش خاموش اور اداس سی تھی۔

”ماہ نور اس بار عید ہم بہت اسپیشل انداز سے منائیں گے مگر تم مجھ سے وعدہ کرو کہ پورے روزے رکھوگی تاکہ عید کا حقیقی مزہ آئے اور اس عید کو ہم یادگار بنائیں۔“ شہزین چہکتے ہوئے بولی تو ماہ نور جیسے کسی گہری نیند سے چونکی۔

”ہوں...... ہاں کیا کہہ رہی ہو تم......“ وہ جیسے یہاں ہوتے ہوئے بھی یہاں نہیں تھی چونک کر بولی۔

”کیا ہوا ماہ نور کوئی پریشانی ہے کیا...... مجھے نہیں بتاؤ گی؟“ وہ دوستانہ انداز میں بولی تو ماہ نور یکدم ہسٹریائی انداز میں چلائی۔

”نہیں چاہیے مجھے تمہاری ہمدردی، تمہاری دوستی اور نہیں چاہیے مجھے یہ زندگی...... میں مرجانا چاہتی ہوں۔“ انتہائی دیوانگی کے عالم میں بولتی وہ لان کے ایک سائیڈ میں بنے سوئمنگ پول کی جانب تیزی سے لپکی اور غڑاپ سے اندر کود گئی۔ شہزین اسے پول میں گرتا دیکھ کر انتہائی بدحواس ہوگئی۔

”ماہ......نور“ وہ بے ساختہ اسے بچانے کی غرض سے خود بھی کود گئی ماہ نور پول کی سائیڈ پر گری تھی جہاں پانی صرف دو فٹ تھا شہزین کو ڈوبتا دیکھ کر ہوش میں آئی تھی اور زور زور سے چلانے لگی۔ تیمور چیخوں کی آواز سن کر ایک لمحہ بھی ضائع کیے بنا بھاگتا ہوا اپنے کمرے سے نکلا اور ماہ نور کی نشاندہی پر فوراً پول میں کودا اور سرعت سے شہزین کو باہر نکال لیا۔

”شہزین...... شہزین آنکھیں کھولو۔“ پول کے اطراف میں بنے ٹائیلز کے فرش پر لٹا کر تیمور اس کے گال زور زور سے تھپتھپا رہا تھا۔

”تیمور اس کی نبض چیک کرو دیکھو سانس ٹھیک سے آرہی ہے؟“ ماہ نور پریشانی سے بولی تو تیمور نے جلدی سے اس کی نبض ٹٹولی جو بہت دھیمی چل رہی تھی پھر تیمور نے اس کے پیٹ پر بوجھ ڈال کر پانی نکالا اور بنا سوچے سمجھے مصنوعی تنفس دے ڈالا جس کی بدولت شہزین نے ایک ہچکی لی اور دوسرے ہی پل اس کا تنفس ہموار ہوگیا۔ تیمور نے اطمینان کی گہری سانس خارج کی تو ماہ نور نے اس کے کندھے پر نرمی سے ہاتھ دھرا۔ تیمور نے رخ موڑ کر اس کی جانب دیکھا اور ماہ نور کی آنکھوں کی تحریر پڑھ کر دھیرے سے مسکرادیا۔ ماہ نور نے اس پل تیمور اور شہزین کے رشتے کی سچائی کو قبول کرلیا تھا۔

وہ گہری نیند سے جیسے ہڑبڑا کر اٹھی تھی چند ثانیے تو اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کہاں ہے مگر جب آہستہ آہستہ شعور بیدار ہوا تو سب سے پہلا خیال اسے ماہ نور کا آیا اپنے وجود پر پڑے کمبل کو اس نے جلدی سے ہٹایا اور اٹھنا ہی چاہتی تھی کہ تیمور حیات کی آواز نے اسے گویا ساکت کردیا۔

”لیٹی رہو ماہ نور ٹھیک ہے، اور اس وقت آرام کررہی ہے۔“ بالکل سامنے ہی ایزی چیئر پر وہ رف سے حلیے میں ڈھیلے ڈھالے انداز میں بیٹھا تھا بے ساختہ شہزین نے ایک اطمینان بھری سانس لی پھر معاً کوئی خیال آیا تو اس نے اپنے وجود پر نظر ڈالی۔

”میرے کپڑے کس نے چینج کیے، میں نے تو یہ نہیں پہنے ہوئے تھے۔“ وہ گھبرا کر بولی۔

”ڈونٹ وری تمہارا ڈریس میں نے نہیں چینج کیا البتہ پول سے میں نے ہی تم کو نکالا تھا ورنہ تم نے تو دنیا سے جانے کا پورا پروگرام بنالیا تھا۔“ وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے بولا تو شہزین اپنی جگہ خفیف سی ہوگئی، وہ ابھی اٹھنے کا ارادہ ہی کررہی تھی کہ ایک بار پھر تیمور کی آواز گونجی۔

”آرام سے یہاں لیٹی رہو، مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔“

"میں بھلا آپ سے کیوں ڈرنے لگی آپ کوئی بھوت ہیں کیا...... ہاں بھوت سے کم نہیں۔" آخری جملہ وہ سرگوشی میں بولی تھی مگر تیمور نے بخوبی سن لیا تھا۔

"اچھا تمہیں مجھ سے ڈر نہیں لگتا۔" یہ کہتے ہوئے وہ اٹھ کر اس کے بیڈ کے قریب آیا۔

"آپ پلیز یا تو مجھے یہاں سے جانے دیں یا پھر خود چلیں جائیں۔ ماہ نور کیا سوچے گی ہمارے بارے میں۔" وہ فوراً گھبرا کر بولی تو چند ثانیے اسے خاموشی سے بغور دیکھنے کے بعد تیمور حیات آہستگی سے گویا ہوا۔

"وہ جانتی ہے ہمارے رشتے کے بارے میں۔"

"کیا...... کیا جانتی ہے وہ......؟" اس نے حیرت سے تیمور کو دیکھا۔

"یہی کہ تم میرے نکاح میں ہو۔" تیمور کی بات پر بے ساختہ وہ گہری سانس کھینچ کر رہ گئی۔

"آپ اس سے محبت کرتے ہیں نا؟ اور شاید اب وہ بھی......" شہرین سر جھکا کر قدرے توقف کے بعد بولی پھر خود ہی خاموش ہوگئی۔ ماہ نور کے پول میں کودنے کی وجہ اسے سمجھ میں آگئی تھی۔ تیمور نے اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھا۔

"یہ حقیقت ہے کہ دنیا میں مجھے ماہ نور سے زیادہ کوئی عزیز نہیں تھا جب اس نے مجھ پر عدیل کو فوقیت دی تو میں واقعی ٹوٹ کر بکھر گیا تھا۔ مجھے ہر صورت میں ماہ نور کی خوشی عزیز تھی، عدیل مجھے کبھی اچھا نہیں لگا' اس کی نگاہیں مجھے ہمیشہ پرفریب لگیں، مگر ماہ نور میری کوئی بھی بات سننے کو آمادہ نہیں تھی، مجبوراً میں نے اسے عدیل کے سنگ رخصت کردیا' مگر بروقت مجھے اطلاع ملی کہ ماہ نور کسی بڑی مصیبت میں ہے' وہ عدیل کی حقیقت کھل جانے کے بعد مجھ سے اتنی شرمندہ اور نادم ہوئی کہ میرے لاکھ رابطہ کرنے کے باوجود اس نے مجھ سے ملنے یا بات کرنے کی کوشش نہیں کی، مگر جب عدیل نے اسے اپنے دوست......" اتنا کہہ کر وہ خاموش ہوگیا پھر آہستگی سے گویا ہوا۔

"ماہ نور نے اپنی سہیلی کے توسط سے مجھ سے رابطہ کیا اور میں اسے یہاں لے آیا۔ عدیل سے تو میں اچھی طرح نمٹنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر قدرت نے اس سے خود ہی انتقام لے لیا۔"

تیمور اپنی بات مکمل کرکہ کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا' شہرین نے رخ موڑ کر اس کی جانب دیکھا پھر مضبوط لہجے میں بولی۔

"آپ ماہ نور کو اپنا لیں' قدرت نے آپ کو ایک اور موقع دیا ہے آپ اپنے دل کو کشادہ کر کے اسے قبول کرلیں۔ مجھے یقین ہے کہ ماہ نور آپ کی سنگت میں اپنی پچھلی تکلیف دہ زندگی کو بالکل بھول جائے گی اور آپ بھی مکمل ہوجائیں گے۔"

"تمہیں یہ کیسے یقین ہے کہ میں مکمل ہوجاؤں گا ایسا کیا ادھورہ پن تم نے میری ذات میں دیکھا۔" تیمور کی سنجیدہ آواز ابھری' پشت ہونے کی وجہ سے وہ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ نہیں سکی۔

"آپ کی ادھوری محبت نے آپ کی ذات میں ایک خلاء سا پیدا کردیا ہے جب ماہ نور آپ کی زندگی میں شامل ہوجائے گی تو یہ خلاء خود بخود پر ہوجائے گا۔" نجانے کیوں یہ سب کہتے ہوئے اس کے دل کی کیفیت بہت عجیب سی ہورہی تھی' ایک نا معلوم سی اداسی اس کے رگ وپے میں سرائیت کررہی تھی' یہ تو اول روز سے طے تھا کہ بچھڑنا مقدر ہے پھر یہ اضطراب یہ بے چینی کیوں؟

"اور تم...... تم کیا کرو گی؟ دوسری شادی کا انتظار کرو گی؟" شہرین سمجھ نہیں سکی کہ وہ مذاق کررہا ہے یا پھر سنجیدہ ہے البتہ تیمور کی بات اسے ناگوار لگی۔

"آپ کو اس سے کیا...... کہ میں دوسری شادی کروں یا نا کروں۔" وہ تڑخ کر بولی تو تیمور مسکراتے ہوئے اس کی جانب رخ موڑ کر گویا ہوا۔

وہ عید ہی کیا؟

وہ عید ہی کیا
جب تم پاس نہیں
نہ مہندی کی مہک
نہ چوڑی کی کھنک
وہ عید ہی کیا
جب تم پاس نہیں
نہ بندیا کی دمک
نہ گجروں کی مہک
وہ عید ہی کیا
جب تم پاس نہیں!

دلکش مریم...... چنیوٹ

digestlibrary.com

digest library.com

"سنا ہے تمہیں شادی کا بہت شوق تھا۔"
"آپ کو کس نے بتایا؟" وہ حیرت سے بولی پھر معاً اسے یاد آیا کہ وہ اس بات کا تذکرہ ماہ نور سے کر چکی ہے پھر سٹپٹا کر گویا ہوئی۔
"ماہ نور نے آپ کو کیا کیا بتایا ہے؟" تیمور بے ساختہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا تو وہ اس کے قہقہے کی دلکشی میں کھو سی گئی اسی اثناء میں وہ اس کے پہلو میں آ کر بیٹھ چکا تھا۔ شہزرین نے چونک کر دیکھا اور اس کے اٹھنے کا ارادہ بھانپ کر بہت ہی خاص لہجے میں بولا۔
"تھوڑی دیر بیٹھو نا' کل میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آؤں گا۔" یہ خبر سن کر شہزرین عجیب سے احساسات میں گھری بیٹھی رہ گئی' نجانے کیوں اپنی رہائی کی خبر اسے خوش نہیں کر سکی۔ شہزرین نے خاموش نگاہوں سے اپنے صیاد کو دیکھا جو اسے اپنی قید سے رہا کر رہا تھا۔
"تم مجھے بہت برا انسان سمجھتی ہو گی نا! مگر میں واقعی تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم ماہ نور کو دوبارہ زندگی کی جانب لے آئیں' کیونکہ یہ میرے بس کی بات نہیں تھی' وہ مجھ سے بہت شرمندہ تھی میرا سامنا کرنے تک کی روادار نہیں تھی۔ تم نے واقعی میرا سب سے بڑا کام کر دیا ہے' بولو کچھ چاہیے مجھ سے۔" آخر میں تیمور حیات مسکراتے ہوئے اس سے استفسار کر رہا تھا' تو نجانے کیوں خود بخود تلخی اس کے لہجے میں در آئی۔
"کیا دے سکتے ہیں آپ مجھے......؟"
"مانگ کر تو دیکھو! جان بھی مانگو گی تو مایوس نہیں کروں گا۔" وہ اپنے خاص لہجے میں بولا کہ یکدم شہزرین کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔
"آپ کی جان ماہ نور کے لیے بہت قیمتی ہے اور ماہ نور مجھے بہت عزیز ہو گئی ہے۔" وہ خود پر بمشکل قابو پا کر ہموار لہجے میں بولی۔
"اچھا اور تمہارے لیے...... کیا تمہارے لیے میری جان قیمتی نہیں ہے۔" وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تو شہزرین بری طرح سے ڈھے گئی۔
"تم...... آپ میری بے بسی سے لطف اٹھانا چاہ رہے ہیں نا آپ یہ سننا چاہتے ہیں نا کہ میں آپ سے کہوں کہ مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے اور یہ سن کر آپ کی گردن غرور سے کچھ اور تن جائے تو سن لیجیے مسٹر تیمور حیات میں آپ سے......" بولتے بولتے وہ یکدم رکی پھر دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا کر رونے لگی تو انتہائی نرمی سے تیمور نے اسے خود سے لگا لیا اور پھر شہزرین کو کچھ یاد نہیں رہا صرف یہ احساس غالب رہا کہ وہ تیمور حیات سے بے پناہ محبت کرتی ہے۔

ماہ نور نے اسے بہت محبت سے رخصت کیا تھا' تیمور حیات نے انتہائی بیش قیمت گفٹس اس کے والدین کے لیے خریدے تھے' وہ اس کے ہمراہ گھر بھی آیا اور ڈنر کر کے وہ جانے لگا تو شہزرین نے بڑی آہستگی سے کہا تھا۔
"ماہ نور اور اپنی شادی میں مجھے ضرور بلایئے گا۔" یہ کہہ کر وہ تقریباً بھاگتی ہوئی اندر چلی گئی تھی جب کہ تیمور حیات کافی دیر خاموش سا وہیں کھڑا رہ گیا تھا۔

رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو چکا تھا' شہزرین نے اپنی تمام توجہ عبادات میں لگا دی تھی' ماہ نور کا اکثر فون آتا تھا مگر اس دشمن جان نے ایک بار بھی اسے فون نہیں کیا تھا' ماہ نور بھی تیمور کا کوئی تذکرہ نہیں کرتی تھی اور خود سے اس کی بابت پوچھنا اس کی انا کو گوارہ نہیں تھا ادھر حوریہ کو اس کے کیے کی سزا قدرت کی طرف سے مل گئی تھی۔ عاصم کمال نے حوریہ سے زیادہ حسین اور کم عمر لڑکی سے دوسری شادی کر لی تھی کیونکہ اسے اپنے لیے وارث چاہیے تھا جو اب تک حوریہ اسے دے نہیں سکی تھی' وہ گو کہ عاصم کمال کی شاندار کوٹھی میں رہ رہی تھی مگر اس کی سوتن انتہائی طمطراق سے وہاں ملکہ عالیہ بنی حکم چلاتی تھی۔ اس نے انتہائی رو رو کر شہزرین سے معافی مانگی تھی اور شہزرین نے اسے معاف بھی کر دیا تھا جو کچھ بھی تھا حوریہ اس کی سگی بہن تھی۔ وہ اب بھی اپنی بہن کے لیے نرم گوشہ اپنے دل میں رکھتی تھی۔

رمضان کا دوسرا عشرہ گزر چکا تھا۔ شہزرین کچھ دنوں سے انتہائی ڈل ہو رہی تھی۔ پہلے تو وہ سمجھی کہ شاید روزے رکھ کر اسے کچھ کمزوری محسوس ہو رہی ہے کیونکہ وہ افطاری اور سحری بھی ٹھیک سے نہیں کر رہی تھی مگر اچانک ایک عجیب سے احساس نے اسے خوش ہونے کے ساتھ ساتھ ڈھیر سارا اداس بھی کر دیا' امی کے ساتھ جا کر وہ لیڈی ڈاکٹر سے تصدیق بھی کرا آئی تھی۔ امی بابا دونوں اس خبر سے بے حد خوش تھے۔ شہزرین نے انہیں تیمور حیات کے متعلق بتا رکھا تھا کہ وہ بزنس کے سلسلے میں ملک سے باہر گیا ہوا ہے لہٰذا وہ تیمور حیات کی طویل غیر حاضری سے فکر مند نہیں تھے۔ ماہ نور سے یہ خبر اس نے شیئر نہیں کی تھی حالانکہ وہ اس کی بہت اچھی دوست بن گئی تھی مگر وہ اس سنگ

Scanned with CamScanner

digest library.com

دل کی منگیتر بھی تو تھی۔

☆☆☆......

انتیسویں روزے کے اختتام کے ساتھ ہی عید کے چاند کا اعلان ہوگیا تھا۔ ہر طرف چاند رات کی مخصوص گہما گہمی تھی، ماموں مامی اور ماریہ تھوڑی دیر پہلے ہی یہاں سے گئے تھے اور ماریہ کی منگنی کا بلاوا بھی دے گئے تھے جو عید کے تیسرے روز طے پائی تھی۔ شہرین نے ماریہ کو دل بھر کر چھیڑا تھا جواب شادی کے لیے دل و جان سے راضی تھی جواباً ماریہ نے شہرین کے سامنے تیمور کا تذکرہ نکالا تو باوجود چاہنے کے وہ اسے اپنے اور تیمور کے رشتے کی حقیقت بتا نہیں پائی تھی۔ وہ اس پل ماریہ کو اپنی طرف سے کوئی دکھ اور پریشانی نہیں دینا چاہتی تھی، جو اپنی منگنی کی وجہ سے بہت خوش دکھائی دے رہی تھی۔

شہرین نامعلوم سی تھکن محسوس کرکے کمرے میں جاکر لیٹنے کا ارادہ ہی کررہی تھی کہ جب ہی ماہ نور کے ہمراہ وہ بھی چلا آیا تھا۔ ماہ نور نے انتہائی گرمجوشی سے اسے گلے لگا کر چاند کی مبارک باد دی جو ریڈ کلر کے ٹراؤزر سوٹ میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔ شہرین نے تیمور کو یکسر نظر انداز کردیا تھا جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہو۔

"ارے شہرین تمہاری صحت تو ٹھیک ہے نا، تمہارا چہرہ اتنا پیلا کیوں ہورہا ہے۔" ماہ نور کے استفسار پر شہرین کچھ گڑبڑا سی گئی۔

"نہ...... نہیں تو میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔" وہ جلدی سے بولی، فیروزی رنگ کے کاٹن کے ملگجے سے سوٹ میں وہ اس پل بہت شکستہ و مضمحل سی لگی۔

"یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے تم نے اپنا چلو یہ ڈریس فوراً پہن کر آؤ۔" بولتے بولتے تیمور نے اپنے ساتھ لائے بیگز میں سے ایک اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تو ماہ نور کے سامنے نا چاہتے ہوئے بھی اس نے بیگ تھام لیا۔

"شہرین مجھے تمہارے امی اور بابا سے ملنے کا بے حد شوق ہے کہاں ہیں وہ؟" ماہ نور ادھر ادھر دیکھتے ہوئے گویا ہوئی۔

"وہ پچھلے صحن میں بیٹھے ہیں میں انہیں بلا کر لاتی ہوں۔" یہ کہتے ہوئے اس نے قدم بڑھایا ہی تھا کہ یکدم ماہ نور نے اسے روک لیا۔

"تم جاکر چینج کرلو میں خود ان سے مل کر آتی ہوں۔" یہ کہہ کر وہ یہ جا وہ جا جبکہ شہرین نے رخ موڑ کر انتہائی چڑ کر تیمور حیات کو دیکھا اور زور سے بیگ میز پر پٹخ دیا۔

"آپ کی اس عنایت کا بہت بہت شکریہ۔"

"اپنی پرابلم شہرین تمہیں اتنا غصہ کس بات پر آرہا ہے۔" وہ انجان بن کر استفسار کرتا اسے سخت زہر لگا۔ شہرین نے دو تین گہری گہری سانسیں لے کر اپنے آپ کو سنبھالا۔

"مجھے کیوں غصہ آنے لگا آپ غالباً مجھے آزاد کرنے آئے ہیں نا...... مگر مسٹر تیمور حیات فی الحال آپ ایسا نہیں کرسکتے کیونکہ میں......" طیش کے عالم میں وہ نجانے کیا کیا بولنے جارہی تھی اچانک ہوش آنے پر اس نے انتہائی سرعت سے اپنی زبان کو روکا تھا۔

"کیا......؟ تم کیا کہنا چاہ رہی ہو شہرین۔" تیمور بغور اس کو دیکھتے ہوئے بولا تو بے تحاشا شرم کے ساتھ ساتھ اسے رونا بھی آگیا۔

"کچھ نہیں کہنا مجھے آپ سے، ہمیشہ میں ہی آپ سے کیوں کہوں ہمیشہ میں ہی کیوں بے بس ہوجاؤں۔" وہ گلوگیر لہجے میں بولی پھر ماہ نور کو امی بابا کے ہمراہ آتے دیکھ کر سرعت سے خود کو سنبھالا۔

"ارے تم ابھی تک یہیں کھڑی ہو۔ چلو آؤ میں تمہیں تیار کرتی ہوں۔" یہ کہہ کر وہ اسے کمرے میں لے آئی، اس کے نہ نہ کرنے کے باوجود اسے بھرپور انداز میں سجا سنوار کر ہی ماہ نور نے دم لیا۔ ڈارک پرپل پر سلور رنگ کے نفیس سے کام والے سوٹ میں شہرین بے حد پیاری لگ رہی تھی۔

"شہرین میں کل رات کی فلائٹ سے نیویارک جارہی ہوں۔" وہ اسے چوڑیاں پہناتے ہوئے مگن سے انداز میں بولی تو شہرین نے اسے چونک کر دیکھا۔

"وہاں کی یونیورسٹی میں تیمور نے میرا ایڈمیشن کرادیا ہے میں دوبارہ اپنی پڑھائی اسٹارٹ کررہی ہوں۔ میرے لیے دعا کروگی نا۔" وہ اس کا ہاتھ تھام کر مسکرا کر گویا ہوئی۔

"مگر ماہ نور......!"

"مجھے تیمور نے تم دونوں کے رشتے کے بارے میں سب کچھ بتادیا ہے، جانتی ہو شہرین! تیمور نے تمہیں میرے قریب کیوں بھیجا تھا......؟" ماہ نور کی بات پر اس نے ناسمجھی والے انداز میں اسے دیکھا۔

"کیونکہ تم بالکل میرے جیسی ہو، تمہاری باتیں، تمہارے انداز، تمہاری عادتیں بالکل میری طرح ہیں، میں تمہارا یہ احسان

Scanned with CamScanner

digest.library.com

زندگی بھر یاد رکھوں گی کہ تم مجھے واپس زندگی کی جانب لے آئیں، چار ماہ تم نے مجھ پر سخت محنت کی ہے۔'' ماہ نور کی بات پر شہزین نے انتہائی مضبوطی سے اس کے ہاتھوں کو تھاما۔

''تیمور صرف تمہارا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اسے تم سے جدا نہیں کرسکتی اور ہاں...... مجھے خالہ جانی بنانے کا شکریہ۔'' آخر میں وہ شرارت سے بولی تو شہزین شرم و شرمندگی کے مارے کٹ کر رہ گئی۔

''وہ..... دراصل.....''

''کچھ کہنے کی ضرورت نہیں شہزین میں تمہاری کیفیت سمجھ سکتی ہوں۔'' وہ نرمی سے اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے بولی، اسی دم دستک دے کر تیمور حیات کمرے میں داخل ہوا۔

''بھئی اپنی مسز کا موڈ ٹھیک کرکے جلدی سے باہر آؤ' تاکہ ہم تمہارے ساتھ مہندی لگوانے جاسکیں۔'' یہ کہہ کر ماہ نور وہاں سے چلی گئی تو تیمور اس کے قریب ہوا۔ جبکہ شہزین نے خفگی سے رخ دوسری جانب موڑ لیا۔

''میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے بے حد ناراض ہو اور بدگمان بھی۔ یہ سچ ہے کہ تم ماہ نور کا عکس ہو مگر میں نے تمہارے اندر کبھی اس کی شبیہہ ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی جب پہلی بار فلاور شاپ میں تمہیں دیکھا تو تم مجھے کافی خاص لگیں' ایک عجیب سی کشش میں نے تمہارے اندر محسوس کی۔'' وہ نہایت اپنائیت سے اسے سچائی سے آگاہ کررہا تھا۔ شہزین رخ اس کی جانب موڑ کر بغور اسے سننے لگی۔

''یہ درست ہے کہ ماہ نور کے ٹھکرانے کے بعد میری عورت ذات سے دلچسپی ختم ہوگئی تھی کیونکہ ہمیشہ میرے ذہن میں لائف پارٹنر کے روپ میں ماہ نور کی شبیہہ رہی مگر جب تم میری بیوی بن کر میرے پاس میرے کمرے میں آئیں تو ماہ نور کی پرچھائی جیسے دور بہت دور ہوتی چلی گئی' میں نے صرف تمہیں ڈرانے دھمکانے کے لیے یہ کہا تھا کہ میں تمہیں دل بھر جانے کے بعد چھوڑ دوں گا' ورنہ تمہاری تصویر دیکھ کر ہی میں نے پورے خلوص سے تمہیں اپنانے کا ارادہ کرلیا تھا اور شادی کو خفیہ رکھنے کی وجہ صرف ماہ نور کی بیماری تھی ممکن تھا کہ یہ سن کر اس کے ذہن کو دھچکا پہنچتا۔'' وہ اس کے کانوں میں امرت گھول رہا تھا۔ شہزین گویا خود کو پھول کی مانند ہلکا اور مہکتا ہوا محسوس کررہی تھی۔

''اگر آپ مجھے ڈرانے دھمکانے کے بجائے سیدھے بھاؤ ماہ نور کے متعلق بتادیتے تو میں تب بھی آپ کی مدد ضرور کرتی۔'' شہزین نرمی سے بولی تو تیمور اثبات میں سر ہلا کر گویا ہوا۔

''ہاں تم واقعی بنا کسی لالچ اور ڈیل کے ماہ نور کی مدد کرتیں مگر اس بات کا اندازہ مجھے اس وقت نہیں ہوا تھا۔''

''آ...... آپ ماہ نور سے شادی نہیں کررہے؟'' دل میں چبھی پھانس کو اس نے زبان دی تو تیمور بے ساختہ مسکرادیا۔

''ہم دونوں ہی ایک دوسرے سے شادی نہیں کرنا چاہتے' ماہ نور میری اچھی دوست ہے وہ پہلے میری پسند ضرور تھی مگر تم میری محبت ہو۔'' وہ اتنے دلنشین انداز میں بولا کہ شہزین کو لگا جیسے اس کا دل دھڑکنا بھول گیا ہو۔

''آ...... آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ پورے ایک ماہ میری پلٹ کر خبر بھی نہیں لی۔'' وہ شکوہ کناں لہجے میں بولی تو تیمور نے بے ساختہ اسے بانہوں میں بھرلیا۔

''اپنی جان کے لیے خود اپنے ہاتھوں سے ہمارا آشیانہ سجا رہا تھا اور بزنس کی مصروفیات کو جلدی جلدی نمٹا رہا تھا تاکہ آرام سے اپنی جان کے ساتھ بہت سا وقت گزار سکوں اور پھر تھوڑا سا تنگ بھی کررہا تھا۔''

''کیوں تنگ کیوں...... میں نے کیا کیا تھا آپ کے ساتھ؟'' وہ ناراضی سے اس کی بانہوں سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی جسے تیمور نے ناکام بنادیا۔

''مجھے اتنا برا آدمی جو سمجھ لیا تھا۔'' وہ منہ لٹکا کر بولا تو وہ دھیرے سے مسکرادی۔

''اور پھر اپنے جذبوں کا اظہار ان خاص لمحوں میں کرنا چاہتا تھا' تیمور حیات مکمل تمہارا ہے' اور اب تو ہم دونوں ممی پاپا بھی بننے والے ہیں۔'' آخری جملہ وہ کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا تو شہزین نے ایک جھٹکے سے الگ ہوکر اسے حیرت سے دیکھا۔

''آپ دونوں کو کیسے معلوم ہوا۔'' اسے اچانک یاد آیا کہ ماہ نور نے بھی اس سے تذکرہ کیا تھا۔

''ابھی راستے میں ماریہ کا فون آیا تھا' چاند کی مبارک باد کے ساتھ ساتھ مجھے ڈیڈی بننے کی بھی مبارک باد دے رہی تھی۔'' وہ ہنستے ہوئے بولا تو شہزین بے تحاشا شرما کر اس کے سینے میں سر چھپا گئی۔ اس کا ویران شہر دل اب آباد ہو چلا تھا۔